رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۳۹	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۲۴ نومبر ۱۹۱۱ء	نمبر ۴۷

گلدستہ اخبار

ہمارے حضور شہنشاہ معظم روانگی ہندوستان کیلئے جہاز مدینہ پر سوار ہو چکے ہیں۔ اب بحری سفر طے ہو رہا ہے حضور کی غیر حاضری میں انگلستان میں خاص دعا مانگینگے حسب تحریک آرچ بشپ آف کینٹربری ہو گی۔

بارہویں صدی کے بعد ایسا موقعہ آیا کہ شاہ انگلستان کو حدود یورپ سے باہر جانا پڑا۔

حضور کا جہاز یکم دسمبر کو ۲ بجے دوپہر شہر بمبئی پہنچیگا ۲ دسمبر شب کو حضور ویسرائے بمبئی سے روانہ ہونگے

پشاور میں افواہ تھی کہ اتمان خیل کے لٹیرے برٹش علاقہ کے مقام شبقدر پر چھاپہ مارنے والے ہیں

اس کی پیش بندی کے لئے ایک سکواڈرن رسالہ ایک ڈبل کمپنی پیادہ قلعہ شبقدر میں بٹھا دی۔ اب خوف نہیں رہا۔

روس و ایران میں مزید پیچیدگی برپا ہے۔ روس نے ایران سے معافی کا مطالبہ کیا ورنہ دہمکی دی ہے۔ شعاع السلطنت کی جائیداد ضبط کرتے ہوئے ایران نے پانچ روسی کاسکوں کی بیعزتی کی یہ جھگڑا ہے۔ اگر ایران معافی نہ مانگیگا تو روس جیلان و مازندران کے صوبوں پر قابض ہو گا۔ ہائے افسوس۔

لاریبی میں اٹلی کی مشکلات بڑہتی جاتی ہیں۔ لازم۔ ٹریپولی کی اٹالین فوجوں کی کمان جنرل کانیوہ سے چھین گئی۔ جنرل فرجونی کو سپرد کی گئی۔

ٹریپولی میں اٹلی کی فوجیں آمنی کوریں بدل گئیں۔ جنرل کانیوہ گورنر قصبہ ٹریپولی کئے گئے۔

لنڈن کے اخبار سٹینڈرڈ نے سوموار کو ایک پیغام شایع کیا جس میں ترکوں کی فتح کی خبر دی گئی ہے۔

بیرفتح منگلوار اور بدہوار کی لڑائیوں میں ہیکا اٹلی کا نقصان ۵ تا ۶ ہزار تبلایا گیا ہے۔

اس لڑائی میں ترک کی فوج آٹھ ہزار تھی اور نیز سولہ ہزار عرب فوج بھی اس کی مدد میں مصروف تھی۔

امریکن گورنمنٹ کے جنگی جہاز موسوم چسٹر کو ٹریپولی کو جانیکا حکم ہوا اور ایک تازہ خبر سے ظاہر ہے کہ ٹریپولی میں حفظان صحت کی حالت ابتر ہوتی جاتی ہے۔

وائنا کے اخبار نے خبر دی کہ ٹرکی نے نہر ڈارڈونلز کے جنگی جہازوں کے گزارنے کی قطعی رعایت روس کو دینا منظور کیا۔ بعوض اُس کے یورپ میں قلمرو ٹرکی کا محافظ ہو گا۔

بعوض اس کے روس سے وعدہ لیا گیا ہے۔ کہ وہ ٹریپولی کے اٹالین قبضہ کی مخالفت نہیں کریگا

شہنشاہ معظم کی غیر حاضری میں اُن کا اگزکٹو کام خاص مجلس کو سپرد کرینگے حکم دیا گیا ہے۔

اس مجلس میں پرنس آرتھر آف کناٹ آرچ بشپ کینٹربری لارڈ لوابرن۔ لارڈ مارلے مقرر کئے گئے۔

شہنشاہ معظم اپنے وزرائے سلطنت سے ہر روز بذریعہ تار خط و کتابت کریں گے۔ متعلق کل امور ضروری کے۔

لاہور میں کتوں کی دلچسپ نمائش ۲۹-۳۰ دسمبر کو ہو گی۔ ۶۰ ذاتیں ہونگی ۱۹۰ انعام دیئے۔

امیر کابل بھی جنگ ٹریپولی کی خبریں شوق سے سنتے ہیں کئی منشی ترجمے کے لئے تعینات فرمائے۔

دربار دہلی کے متعلق انسداد آتشزدگی کے پانچ سٹیشن قائم کئے گئے۔ ہر جگہ ۵۰ سپاہی اور ایک افسر بالکل تیار رہینگے۔

اخبار کی بہار

الہ آباد کرسچن کالج کے متعلق ایک سلسلہ زراعت آراستہ کرنے کو سرکار سے ۱۰۲ ایکڑ زمین لی گئی ہے۔

ساحل بمبئی پر ایک کشتی دریائی طوفان اُڑاتے ہوئے اُلٹ گئی۔ بالکل تباہ ہو کر غرق ہو گئی۔ ۲۵ آدمی سوار تھے وہ بھی اُلٹ گئے تین مر گئے۔ پانچ سخت مجروح باقی خفیف زخمی۔ مگر وہ بچ گئے۔

طرابلس سے ۔ کی خبر دی گئی ہے کہ اتوار کی صبح کو ترکی توپوں نے اٹلی کی فوجوں پر پھٹنے والے گولے برسائے اور طرفین کی توپ خانوں کا مقابلہ اس روز دن بھر جاری رہا تھا۔ نتیجہ نہ معلوم۔

اٹلی کے ہوائی جہازوں نے اس روز بھی ترکوں کے فوجی کیمپ میں بم کے گولے پھینکے اور خبر ہے کہ ترکوں کو شکست کھا کر بھاگ جانا پڑا جو ہوائی جہازوں نے کام دیا ہے۔ وہ نہایت ہی قیمتی سمجھا جاتا ہے۔

اٹالین مراسلے طرابلس سے موصول ہوئیں اُن سے ظاہر ہے کہ ترکوں و عربوں میں ناچاقی بڑھ رہی ہے۔

دونوں میں جھگڑا اس لئے ہے کہ سامان رسد کے پہونچانے میں بڑی سستی اور بے پرواہی کی جاتی ہے۔

عرب لوگ اس لئے بیزار ہیں کہ ترک اُنہیں کو لڑائی میں دھکیلتے ہیں اور خود پیچھے رہتے ہیں۔ سوار نہ کوبہان کرتا ہے۔ کہ دشمن کی تعداد پہلے کی نسبت بہت گھٹ گئی ہے۔ اور امیدیں روشن ہیں

ایک اور خبر ہے کہ ایک اٹالین جنگی جہاز کروزر نے اکابہ پر گولہ باری کی اور ایک ترکی گنبوٹ غرق کر ڈالا۔ اس کا افسر ثانی بھی قتل کیا گیا۔ کیا جانے سچ جھوٹ کیا ہے۔

چین میں زور بغاوت تیزی پر ہے۔ شاہی اعلان کی نرمی فضول نکلی جمہور کے آثار نمایاں ہیں۔

ایمائے۔ چیفو۔ کاؤمی۔ کیانچو۔ چنگیانگ۔ چانگچو۔ کاشنگ۔ سایچ ننگ۔ یونسان بھی بلوائیوں سے مل گئے ایک خبر ہے کہ پیکن بھی باغیوں کے ہاتھ پڑ گیا۔ اور شہنشاہ چین وہاں سے بھاگ گئے۔

اخر الذکر خبر محتاج تصدیق ہے۔ نسائی ہیون برادر ایجنٹ غائب ہو کر روپوش ہو گیا ہے۔

جنرل وُوڈ گورنر صوبہ شانسی اپنے کیمپ میں سوتے تھے تین منچو سپاہیوں نے اُن کو قتل کیا۔ وہ لائق نوجوان تعلیم یافتہ جاپان تھے۔ کہتے ہیں وہ باغیوں سے دل سے مل گئے تھے۔ حامی اصلاح تھے۔

جنرل وُوڈو کے قتل کئے جانے پر چینی و منچو سپاہیوں میں سخت جنگ ہوئی کئی افسر و سپاہی کام آئے۔

امریکہ کے پریزیڈنٹ روزویلٹ اعلیٰ قسم کے واعظ ہیں جو اکثر پلیٹ پر سے وعظ کرتے ہیں۔

پیرس کے کاریگروں نے ایک کرسی بنائی ہے جس کی سامنے کی ٹانگیں خالص سونے کی ہیں

ہندوستان کے پارسی ایسے متمول ہیں کہ اُنہوں نے ایک پارسی سینٹرل کالج کے لئے دو کروڑ ۲۰ لاکھ روپیہ طیار کیا ہے۔

برلن میں ۲۰ زنانہ پولیس مین ہیں جو آزادگان طور سے لوگوں کے گھروں میں داخل ہو کر تفتیش کا کام کرتی ہیں۔ جہاں مردوں کا جانا مشکل ہے۔

ملک جرمن میں کتا پولیس کے کام میں ایسے مفید پائے گئے ہیں کہ اب کتوں کو سکھلانے کے لئے تین مہینہ کا کورس ٹھہرایا گیا ہے۔

تار کی بہار

طرابلس کی تار خبریں بیان کرتی ہیں کہ اٹالینوں کی صفوں پر ترکی فوجیں حملہ آور ہو رہی ہیں۔ اور اس قسم کی تاریں بھی آرہی ہیں کہ اہل اٹلی اپنی اسوار اور پیادہ فوج سیدی مصری پر بھیج رہے ہیں۔ کل دشمن نے دوپہر کے بعد دوپہر کے بعد سخت حملہ کیا موسلے دھار بارشیں اٹلی میں ہو رہی ہیں۔

ملک معظم اور قیصر ہند بموجب تار مورخہ ۱۵ نومبر کل شام کو جہاز پر جبرالٹر پہنچے بہ سبب طوفان کے سلامی وغیرہ اور روشنی کے سامان ملتوی رہے۔ تمام اہل جہازوں نے قومی گیت گایا۔

مورخہ ۱۱ نومبر تار آمدہ روم سے معلوم ہوا کہ کل طرابلس میں ۸ گھنٹہ سخت جنگ ہوا۔ ترکوں نے قلعہ حمیدہ کے لینے کی سخت جان توڑ کوشش کی مگر پسپا کئے گئے۔

مورخہ ۱۲ نومبر تار خبر آمدہ مالٹا سٹیمر کا جہاز طرابلس سے پہونچا ہے۔ خبر دیتا ہے کہ جمعہ کی لڑائی نہایت سخت اور خوفناک قسم کی تھی۔ اٹلی کی فوجوں کیساتھ ترکوں کی دست بدست لڑائی ہوئی جس سے طرفین کا سخت نقصان ہوا۔

ملک انگلستان میں بھی چارلس مارلین نامے کروڑپتی معلوم ہوئے ہیں جو ابھی فوت ہوئے ہیں اور ان کی جائیداد کی وصیت پر اس کی دولت سے اس کے چار رشتے دار بھی کروڑپتی ہو گئے ہیں۔

جزائر فلپائن میں ایک پرند دیکھا گیا ہے۔ جس کی آنکھوں سے آگ کی مانند شرارے نکلتے ہیں۔

نور افشاں

لودیانہ جمعہ ۲۴ نومبر سنہ ۱۹۱۱ء

فہرست مضامین

ایڈیٹوریل نوٹس

ایثار نفسی

نمبر ۱

محبت - اس صفت میں خداوند یسوع مسیح سے بڑھکر دنیا میں کوئی انسان ہو نہیں سکتا - اپنے رشتہ داروں سے محبت اپنی قوم سے محبت - غیر قوموں کے لوگوں سے محبت - دوستوں سے محبت جتنا کہ دشمنوں سے محبت - واقف کاروں سے محبت - ناواقفوں سے محبت - غرضکہ محبت اس کے تمام کاموں میں بھری ہوئی تھی کسی کے ساتھ وہ بغیر محبت کے کسی دوسری طرح سے پیش نہ آتا تھا اپنی تعلیم میں اس نے اپنے مخالفوں سے بھی محبت کرنے کی اعلیٰ تعلیم دی ہے - اور نہ صرف تعلیم ہی دی ہے بلکہ عملی طور سے اپنے دشمنوں کے ساتھ وہ سلوک کر کے دکھلا دیا ہے اور اس نیک کام کے لئے اپنے شاگردوں کے لئے ایک عمدہ نمونہ دیا ہے - اُنہوں نے یہ بھی تبلایا کہ خدا محبت ہے - اور خاص طور سے خدا کی محبت کو اس کے کاموں سے ظاہر کر کے دکھلایا - اس لئے وہ خود اپنی دنیاوی رہائش میں محبت کا استاد اور اس پر کاربند تھا اور اپنے شاگردوں کی خاص نشانی کہ جس کے سبب سے وہ پہچانے جاوینگے محبت ہی تبلائی - جو اب تک اس کے سچے پرستاروں میں سب سے زیادہ پائی جاتی ہے - جس کی قائل تمام دنیا کی اقوام ہیں - خدا محبت ہے مسیح محبت تھا - اور اس کے پیرو محبتی ہیں - کاشکہ محبت جو ایک بڑا جوہر ہے سب لوگوں میں اس اندازہ پر پایا جاوے جیسا کہ ہمارے خداوند یسوع مسیح نے ہم کو سکھلایا ہے -

---

ہمعصر ریویو آف ریلیجنز مطبوعہ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء میں "مسیحی معجزات" کے عنوان سے ایک مضمون نکلا ہے جس کے تمہیدی فقرے ذیل میں ہم نقل کرتے ہیں -

"مثل مشہور ہے کہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا - یہ مثل مسیحی صاحبان پر خصوصیت سے صادق آتی ہے - کیونکہ وہ سچے راستے سے بہت دور جا پڑے ہیں - اور اُن کا تعلق خدا سے ٹوٹ گیا ہے - اور وہ ان نشانات کے دکھانے سے عاجز ہو گئے ہیں جو کہ صرف انہیں لوگوں کا حصہ ہے جنہوں نے کہ راہ حق کو نہیں چھوڑا - مگر ساتھ ہی چونکہ وہ یہ بھی ظاہر کرتے ہیں کہ وہ راہ حق پر ہیں اور نیکی کا رستہ وہی ہے جس پر وہ قدم مار رہے ہیں - اسواسطے وہ ہمیشہ ایسی باتوں کی تاک میں رہتے ہیں - جن کو وہ معجزہ کہہ سکیں"

مندرجہ بالا تحریر میں ایڈیٹر ہمعصر نے عیسائیوں کی نسبت خلاف بیانیاں کی ہیں - جن کو ہم تبانا چاہتے ہیں -

اول خلاف بیانی - مسیحیوں کو ڈوبتے ہوئے تبایا گیا ہے - مسیحی لوگ ڈوبتے ہوئے نہ معلوم احمدی صاحبان کو کس طرح سے نظر آتے ہیں؟ جبکہ مسیحی خدا کے فضل سے ہر ایک بات میں گوئے سبقت لے گئے ہیں - کیا بلحاظ دینی امور کے اور کیا بلحاظ دنیاوی امور کے - پھر معلوم نہیں ہوتا کہ مسیحی صاحبان کی نسبت خصوصیت سے یہ خلاف بیانی کیوں کی جاتی ہے؟ اب رہا معجزات کا دعوےٰ - مسیحی معجزات کا دعوےٰ نہیں کرتے - معجزات کا بخشا جانا خدا کی طرف سے ہے - اور وہ ضرورت پر منحصر ہے جب ضرورت ہوئی خدا نے معجزوں کو اپنے بندوں کے وسیلے سے کر کے عالم کو دکھلایا - اور جب وہ چاہے ایسا کر سکتا ہے - اور ہر زمانہ میں کر سکتا ہو - اور معجزے ہمیشہ نہیں ہوا کرتے مسیحیوں نے معجزات کئے اور کلام الٰہی اور دیگر تواریخی کتب اس کا پتہ بتا رہی ہیں - معجزات کی نفی دین عیسوی پر کوئی لگا نہیں سکتا - پر احمدی صاحبان جو ناحق کے معجزوں کا دعوےٰ کرتے ہیں - وہ خود معجزات دکھانے کا لاجواب ٹھہر کر معجزات کی نفی کو اپنے حال میں ثابت کرتے ہیں

دوسری خلاف بیانی - کہ وہ سچے راستے سے دور جا پڑے ہیں - مسیحی سچے راستے سے ہرگز دور نہیں گئے ہیں وہ راہ راست پر ہیں - توریت زبور

اور صحائفِ انبیاء اور انجیل مقدس پر اُن کا ایمان کامل ہے وہ کلام اللہ کو رد نہیں کرتے بلکہ اُس کو سب سے زیادہ چشم تعظیم سے دیکھتے ہیں۔ پر اس کے برخلاف احمدی صاحبان کلام الٰہی کا رد کرکے کلام اللہ کے ماننے والوں کو بے راہ کہہ رہے ہیں اور خود راستہ چھوڑ کر دور بھٹک رہے اور اپنی تاویلوں سے کلام اللہ کو اُلٹ پلٹ کر رہے ہیں۔

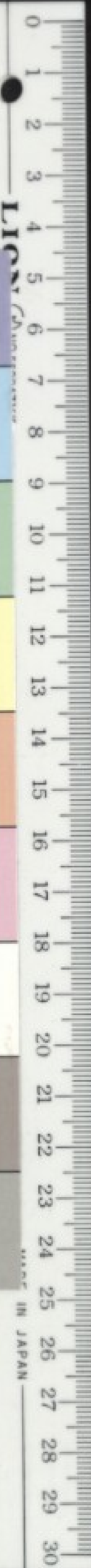
تیسری خلاف بیانی ۔ ”کہ اُن کا تعلق خدا سے ٹوٹ گیا ہے“۔ اس کا سبب ایڈیٹر صاحب نے بتایا نہیں کہ کیا وجہ ہے کہ مسیحیوں کا تعلق خدا سے ٹوٹ گیا ہے؟ معزز دوست مسیحیوں کی تمام باتیں اسباب کا ظاہری ثبوت دے رہی ہیں کہ اُن کا تعلق خدا کے ساتھ بنا ہوا ہے۔ کلام خدا کی اشاعت دن دوراتی بڑھ رہی ہے۔ خدا مسیحیوں پر تمام قسم کی برکتوں کو برسا رہا ہے۔ اور اُس کی تمام بادشاہت تمام ملکوں میں پھیلتی جاتی ہے۔ انجیل مقدس کے ترجمے تمام دنیا کی زبانوں میں ہو رہے ہیں۔ اور تمام ممالک میں اُس کی اشاعت کی رکاوٹیں کاٹی جا رہی ہیں اور تمام ملکوں میں انجیل کے پہنچانے کی راہ کھل رہی ہے۔ اگر مسیحی خدا کی طرف سے مدد حاصل نہ کرتے تو کیا یہ تمام باتیں اس طرح انجام پا سکتیں؟ کیا احمدی جماعت جو ابھی اپنی ابتدائی حالت میں ہے مسیحیوں کا مقابلہ کر سکتی ہے؟ ہرگز نہیں تو پھر ایڈیٹر صاحب کی ایسی تحریر سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ایسے گہرے تعلق کہ جس کا انکشاف قیامت تک کوئی نہیں کر سکتا کون جان سکتا ہے کیا ایڈیٹر صاحب کو الہام کے ذریعہ سے یہ بات مکاشفے سے ظاہر کی گئی ہے؟ جس کے سبب سے وہ دعوے سے کہہ رہے ہیں کہ مسیحیوں کا تعلق خدا سے ٹوٹ گیا ہے؟

چوتھی خلاف بیانی ”کہ وہ اُن نشانات کے دکھلانے سے عاجز ہو گئے ہیں“۔ یہ بھی خلاف ہے جیسا کہ بتایا جاتا ہے کہ خدا اپنے ایماندار بندوں سے معجزات کروا سکتا ہے۔ اُس نے پہلے یہ کام کیا اور اب کر سکتا ہے۔ تو پھر عاجزی کس بات میں؟ جہاں جہاں یہ باتیں وقوع میں آرہی ہیں وہاں جاکر دیکھ لو اور پھر قائل ہو جاؤ گے۔ صرف قادیان میں بیٹھے بیٹھے باتیں بنانے سے کیا بنتا ہے۔

پانچویں خلاف بیانی ”کہ اس واسطے وہ ہمیشہ ایسی باتوں کی تاک میں رہتے ہیں جن کو وہ معجزہ کہہ سکیں“۔ یہ کام تو ہم اپنی آنکھوں سے احمدیوں کے حال پر نہایت درست مانیکہ جو آپ دیکھ رہے ہیں جو بات بات میں معجزوں کی تلاش کرتے اور مشتہر پر اشتہار دیتے اور طرح طرح کی پیشینگوئیاں بتاتے اور لوگوں کو اپنی طرف رجوع کرنے کے لئے قسم قسم کی حکمت عملیاں کام میں لاتے ہیں۔ عیسائیوں کو اس کی کیا غرض پڑی ہے کہ وہ معجزوں کی تلاش میں رہیں۔ جس حال میں کہ خداوند یسوع مسیح نے علانیہ بیان پر ثابت کر دکھلایا ہے کہ وہ تمام معجزوں کا کامل کرنے والا ہو کر شفیع المذنبین بن چکا ہے۔ اب عیسائیوں کو معجزوں کی کیا تلاش باقی رہی ہے۔ پر تا ہنوز یہ کمی احمدی مشن میں محسوس ہو رہی ہے جس کا دعوے ہی دعوے دیکھا گیا ہے اور تکمیل تا ہنوز ندارد ہے۔

ہمعصر آریہ پتر کا انگریزی مطبوعہ ۱۱ نومبر ۱۹۱۱ء میں اس کے ایڈیٹوریل کالم میں ”ہندوستان کا مذہب“ کے عنوان سے ایک صفحے کا نوٹ درج ہوا ہے۔ جس میں ایڈیٹر صاحب نے حسب معمول ویدوں کی عظمت کا گن گایا ہے۔ اور خاص طور سے دین عیسوی کو نکما مذہب بتایا ہے۔ اور مغرب کو دین عیسوی سے بہتر مذہب کی ضرورت دکھلائی ہے۔ جو ویدک مذہب ہے۔ اور دلیل میں جو ثبوت پیش کیا ہے وہ صرف یہ ہے کہ جو دین عیسوی کی تعلیم ہے وہ پہلے ہی سے رِگ وید وغیرہ میں موجود ہے۔ اور دین عیسوی میں نئی بات کوئی نہیں اور علاوہ ازیں دین عیسوی کی تاثیر یورپ کے ملکوں میں ۲۰ صدیوں سے نفرت خوف اور جرموں کا سبب ہوئی ہے۔ اس لئے دین عیسوی ہندوستان کا آئندہ مذہب نہیں ہو سکتی۔ ایڈیٹر صاحب کی تمام تحریر کا لب و لباب یہ تھا۔ ہم کو افسوس اس بات پر آتا ہے۔ کہ ایسے مضامین لکھتے وقت ہمارے ویدک دھرمی تمام پہلوؤں پر نظر کرنا بھول جاتے ہیں۔ اور غلط باتوں کے خیال سے غلط نتیجہ نکال کر ناحق غلطی میں پڑتے ہیں۔ مندرجہ بالا تحریر سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ بلا دلیل دین عیسوی کو کم قدر بتایا ہے۔ اور ویدک دھرم کو فضیلت دی ہے۔ اگر ہم آریہ صاحبان کے روبرو قدیم آریوں کے معرکوں اور جنگوں کی بنا پر یہ دلیل نکالیں کہ کوروں اور پانڈوں نے ناحق کے عظیم الشان جنگ کر کے جو روشنا بھارت کی بنائی تھی۔ وہ ایسی بُری تھی کہ جس سے انہوں نے اپنی ہی بربادی کر لی تھی۔ اس بنا پر ویدک دھرم بالکل ردی ہے۔ تو کیا اس دلیل کو آریہ صاحبان مانیں گے؟ ہمارے خیال میں ایسا دعوے کرنا بالکل غلط ہے کوئی مذہب ایسی دلیل سے جھوٹا یا سچا ثابت نہیں ہو سکتا۔ دیکھنا اصولوں کا ہے کہ کس مذہب کے اصول اعلےٰ اور شان الٰہی کے شایان اور انسان کو نجات اُخروی دینے کے لائق ہیں نہ کہ کسی حکومت یا ملک کی مثال کو دیکر دین کا سچ اور جھوٹ نکال سکتے ہیں ایسا کرنا ایک صاف ہٹ دھرمی ہے۔ اگر یورپ کے باشندوں نے بائبل کو نہیں مانا اور اس کے برخلاف عمل کیا تو بائبل اس سے جھوٹی نہیں ہو گئی۔ اگر قدیم آریوں نے وید کے برخلاف کیا تو اس سے وید ناقابل اعتبار نہیں بن گئے۔ ہاں ایسا کرنے والے ان کے عامل نہیں ٹھہرے پر دیکھنا تو ان کتابوں کی سچائی کو ہے۔

پرتگیزی فوجیں شمالی سرحد پر ہوشیاری کیساتھ گشت کر رہی ہیں۔ وہ خبر دیتی ہیں کہ سرحدی کور شہروں میں اب بھی شاہ پسندوں کی بڑی تعداد موجود ہے۔ ہسپانوی رسالے نے بھی ایک سو کے قریب حامیان شاہ کو گرفتار کر لیا ہے۔



دینی سوال وجواب

اڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ۔ اگر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ان خونخوار بدوؤں کے حملوں کا دفیعہ نہ کرتے بلکہ عیسائیوں کے ناقابل عمل اصول پر چلکر ایک کے بعد دوسرا گال آگے کر دیتے تو اس کا نتیجہ تباہی اور بربادی کے سوا اور کیا ہو سکتا تھا؟

اقول۔ ایک کے بعد دوسرا گال کرنے کا اعلےٰ اور صلح کن اصول بھلا آنحضرت سے کیونکر مانا جا سکتا تھا وہاں تو معاملہ دیگر تھا۔ ملکوں اور قوموں کو قابو کر کے زبردستی کلمے پڑھانا تھا۔ اسلام کا پھیلانا تھا۔ کافروں کو مارنا تھا ایسی باتوں میں فروتنی اور تحمل اور صبر کا نام و نشان بھی نہیں ہو سکتا۔ جناب افسوس کہ حفظ امن اور صلح کل عمل کو آپ ناقابل عمل قرار دیتے ہیں۔ اس عمل پر ذرا عمل کر کے تو دیکھو تو پھر معلوم ہو جاویگا کہ اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے پھر یہ ایک مشکل عمل ہے۔

قولہ۔ لیکن جو روش آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اختیار کی اور اس پر چلکر جو نتائج مرتب ہوئے وہ اس امر پر دال ہیں کہ جو کچھ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا وہ نہایت ہی مناسب اور موزوں تھا۔

اقول۔ نتیجہ تو ظاہر ہے اسلام کو فتح ہوئی بادشاہت ہاتھ آگئی۔ دشمن مغلوب ہو گئے۔ دل کی مراد پوری ہو گئی۔ پر اُس کے ساتھ ذرا خیال کرو کہ کتنے کشت و خون ہوئے۔ کیا ظلم ہوا۔ جبر ہوا۔ کتنی ناکردہ گناہ جانیں ہلاک ہوئیں!

قولہ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عربوں کے حملوں کی نہایت بیدردی سے روک تھام کی اور ان کے جرائم پر ان کی فوراً گوشمالی کی جس کا نتیجہ ہوا کہ بھیڑئیے بڑے بن گئے اور مسلمانوں نے دوبارہ امن وامان کا منہہ دیکھا جو اسلام لانے کے وقت سے ان کو میسر نہ تھا۔

اقول۔ روک تھام کی کہ بالکل ان کا قلع قمع کر دیا اور صفحہ دنیا سے اُن کو مٹا ڈالا و تمام حقوق سے اُن کو محروم کر دیا۔ اپنا کام بنا لیا۔

قولہ۔ ناظرین! حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا عرب دشمنوں کیساتھ مصالحت کا عہد کرنا ہی اس بات کا ثبوت ہے کہ عربوں کو اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا گیا

اقول۔ ہرگز نہیں عہدناموں میں اگر اسلام قبول نہ کرو تو برابر جزیہ دینے کی شرط موجود ہوتی تھی۔ جس کا صاف مطلب یہ تھا کہ اسلام کو قبول کر کے پورے حقوق مل سکتے تھے ورنہ جزیہ دینا ضروری ہوتا تھا۔ چنانچہ سوا اسلام کے اور تمام اقوام سے جزیہ لینے کا عہد ہوتا تھا۔ تو اس طرح کیا اسلام قبول کرنے کی تحریک نہ تھی تو اور کیا تھا؟

قولہ۔ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صحرائی بدوؤں سے لڑنے میں یہی غرض ہوتی کہ ان کو جبراً مسلمان کر لیا جاوے تو اس موقعہ پر انہیں صاف کہہ دیا جاتا کہ اگر تم مسلمان نہ ہو گئے تو تلوار تمہارا فیصلہ کرے گی۔

اقول۔ اگر کہا نہیں گیا اور صاف لفظوں میں اس کا اعلان نہیں دیا گیا۔ مگر اس صورت سے جو عہدناموں میں شرائط ہیں۔ یہ بات صاف نہیں تو کچھ تو ظاہر ہو جاتی ہے۔ کہ اصل مطلب یہی تھا۔ اور جہاں ضرورت پڑی تلوار ہی نے میدان صاف کر کے اسلام کے احاطہ کو وسیع بنایا۔ ورنہ عرب کے وحشی کب ماننے والے تھے؟

قولہ۔ جو لوگ اب مغلوب ہو چکے تھے اگر اُنسے یہ شرط کی جاتی کہ جبتک اسلام نہ لاؤ گے تم سے ہرگز صلح نہ کیجاویگی تو بھلا ان کی کیا مجال تھی کہ فاتح اور غالب مسلمانوں کو ایسی شرائط سے رد کئے۔ باقی دارد

اقتباس

لالچی مال دار

شاگرد نے اُستاد سے پوچھا کہ مچھلیاں کس طرح سے پانی میں رہتی ہیں؟ اُستاد نے کہا کہ جس طرح سے آدمی خشکی پر رہتے ہیں"۔ پھر اُستاد نے کہا کہ چھوٹی چھوٹی مچھلیوں کو بڑی بڑی گرمچھ کھا جاتی ہیں بلکہ ثابت نگل جاتی ہیں"۔ پھر اُستاد نے بطور نصیحت کے کہا کہ ٹھیک اسی طرح سے حریص اور لالچی مالدار لوگ دوسرے لوگوں کو دھوکے اور فریب میں پھنسا کے لوٹتے اور ٹھگتے ہیں اور ان کو بالکل نگل لیتے ہیں اور خود مالدار ہو جاتے ہیں"۔ پھر اُستاد نے کہا کہ بعضے ایسے بڑے گرمچھ ہیں جو اپنا منہہ کھول کے سب کچھ نگل لیتے ہیں۔ جو ہاتھ آیا چٹ کر جاتے ہیں۔ اور کلام اور گرجے کے گھنٹوں اور سب چیزوں کو نگل جاتے ہیں۔ پر ان پر کچھ نیکی کا اثر نہیں ہوتا۔

شکسپیر

مراسلات

میلہ سورج گرہن تھانیسر میں بشارت کا کام

جملہ ناظرین نور افشاں خوب جانتے ہیں کہ تھانیسر ہندوستان کے سخت بت پرست شہروں میں سے ایک ہے۔ یہاں بموقعہ سورج گرہن ایک میلہ عظیم ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ ۲۲ تاریخ اکتوبر کو یہاں سورج گرہن کا میلہ ہوا۔ جاتریوں کی آمد ۱۰ ماہ رواں سے شروع ہو گئی تھی میلے کا انتظام جناب ڈپٹی کمشنر میجر کب صاحب بہادر نے ایسی خوبی و خوش اسلوبی سے کیا کہ کسی طرح کی تکلیف ازقبیل نا موکسی کو نہیں پہونچی۔ تمام میلے میں گیس لائٹ کی روشنی تھی تمام گندوں برانوں کی مرمت کی گئی تھی۔ سڑکیں کشادہ و پختہ اور پانی کا چھڑکاؤ۔ پولیس کا انتظام قابل تعریف تھا مختلف جگہوں میں شفاخانے۔ پوسٹ اور ٹیلیگراف آفس میلے کی جگہ قایم کئے گئے۔

اندازاً چار لاکھ جاتریوں کا ہجوم تھا۔ سندھی پنجابی۔ بنگالی۔ گجراتی۔ اور سادھوں کا بڑا بھاری ہجوم تھا۔ جناب بزرگوار پادری کے۔ بی سرکار صاحب مشنری پریذیڈنٹ ہوم مشن فیلڈ نے پیشتر ہی سے اپنے فیلڈ کے جملہ کارندگان کو طلب فرمایا تھا۔ اور ان کی رہائش کے واسطے مکان صاف و تیار کر رکھے تھے۔ اور کھانے کا انتظام جناب مسیح صاحب نے اپنے ذمہ میں لیا تھا۔ اور ان کی اس ضعیف عمری میں انتظام اور تکلیف اور دردانہ شفقت قابل تعریف اور شکرگزاری کی مستحق ہیں۔ بزرگ پادری صاحب برابر ہمارے ساتھ جاتے ساتھ آتے اور خدمت میں مشغول رہے اور ہم سبھوں کو ہمت دلاتے رہے۔

میلے کی جگہ پر شامیانہ استادہ کیا گیا تھا اور جا بجا بیٹھنے کے لئے دری بینچ وغیرہ سے آراستہ تھا ہوم مشن فیلڈ کی طرف سے ذیل کے کارندگان خدمت میں مشغول تھے۔ بابو تلسی رام۔ مسٹر ایچ بسی۔ رانسم۔ بابو انتوں ابراہیم۔ بابو ہرم سنگھ۔ مسٹر جیمس بون۔ پادری جے بینویل والنٹیر ورکر۔ مسائیں ریورینڈ سنگھ و منشی نانک سنگھ صاحبان۔

دیگر علاقہ جات سے کارندے۔

پادری آسانند رائے صاحب از انبالہ۔ پادری گیند لعل و بابو لعل صاحبان از بھٹنڈہ۔ بابو گنپت لعل از سہارنپور سمیری۔ مرقس کتب فروش از سونی پت کرنال سے۔ ایس۔ پی۔ جی مشن کی طرف سے پادری ہیننگ صاحب بہادر کے ساتھ۔ بھیلے داس۔ پورٹر کنہیا لعل مہدی حسن۔ بست گروداس۔ لفتانی سائون صاحبان تھے۔

غیر ملکی مشنری لیڈی صاحبان متعلقہ مشن ہسپتال کرنال تشریف لائی تھیں۔ اور عارضی طور پر ایک ہسپتال کھول کر ان مستورات کو جو علاج کے واسطے دیگر جگہوں سے تھانیسر میں آئی ہوئی تھیں خدمت میں مشغول تھیں مسٹر ڈائیل ایک جو یوپی کے لائین پر ایک نوجوان بنگالی گارڈ ہیں۔ اپنی ڈیوٹی سے فرصت کے وقت میلے کے کام میں ہارمونیم بجانے میں ہماری مدد کی۔ اگرچہ ہوم مشن کے کارندے ۱۲ تاریخ سے ان مقیوں دیہاتوں میں جو میلے کے واسطے اس وقت تک جمع ہو گئے تھے جا کر کام کرتے رہے۔ لیکن میلے کا خاص کام ۱۲ سے ۲۴ ماہ رواں تک ہوا۔

ہر صبح عبادت کے ساتھ ۸ بجے کام پر جاتے تھے اور بارہ بجے دوپہر کو واپس آتے۔ اور ڈھائی بجے سے جا کر ۱۰ بجے رات کو واپس آتے رہے۔ نجات کے قاصد دل کھول کر اور گلا پھاڑ کر اپنا پیغام سناتے تھے کلام ایسا پرجوش تھا گویا ان کو آگ میں سے کھینچ کر نکالنا چاہتے ہیں اور خداوند یسوع کی ستائش ہو کر مخالف پتھر کی مانند خاموش رہا۔ اگرچہ اپنے سر کی چوٹوں کے باعث کبھی کبھی بڑبڑاتا ہوا سنائی دیتا تھا۔ سامعین جو ہر فرقہ و قوم کے لوگوں میں سے تھے اور جن کا ہر وقت جگمگا رہتا تھا۔ کمال سنجیدگی سے بیٹھ کر سنتے رہے اور سننے سے تھکتے نہیں تھے۔

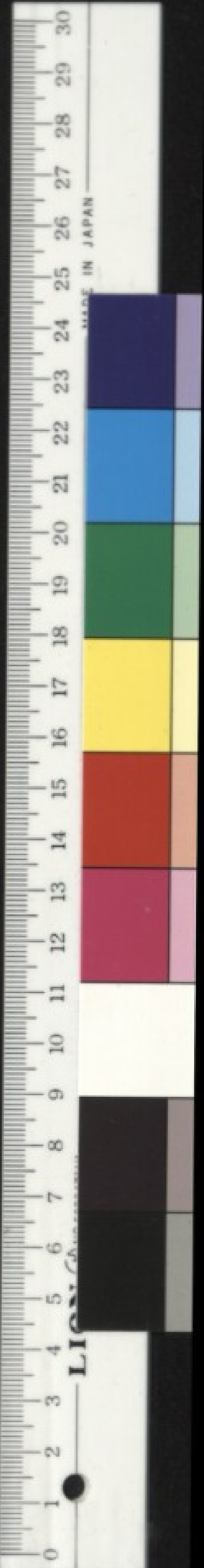
علاوہ منادی کے قریب ۴۰ روپیہ کی کتابیں مختلف مشنوں کی طرف سے فروخت ہوئیں۔ اور ٹریکٹ بکثرت سے تقسیم ہوئے۔ بعض لوگ پوچھ کرتے تھے کیا یہ مسیح صاحب کے اشتہار ہیں کیا یہ مسیح پنتھ کے پرچے ہیں۔ اور کئی ایسے بھی تھے جو سرنامہ دیکھ کر کہہ دیتے بس بس ہمیں نہیں چاہئیں۔

ہمارا پورا یقین ہے کہ اگرچہ اتنی بڑی بھیڑ میں ہم تھوڑے سے تھے تو بھی جدعون کی فوج کی طرح ہم تھوڑے کمزوروں ہی کے ذریعہ خداوند نے اپنا بڑا کام کیا ہے۔

۲۴ تاریخ کو ایک جلسہ گرجا گھر تھانیسر میں بوقت ۴ بجے شام منعقد ہوا جس کے میر مجلس پادری آسانند رائے صاحب تھے۔ تاکہ اس موقعہ بشارت کے واسطے خداوند کی شکرگزاری کی جاوے اور درخواست کی جاوے کہ جو کلام کا بیج اس موقعہ پر بویا گیا۔ وہ اپنی آسمانی برکت سے اس کو بار ور کرے۔

اب جملہ ناظرین نور افشاں سے درخواست ہے کہ اس تخم ریزی پر خداوند کے فضل کی بارش کے واسطے دُعا کرتے رہیں۔ فقط۔

احقر جے بینویل



اخبار رعایا کا وکیل ہے

(از منشی بھگوانداس گشتہ فیض آبادی جائنٹ ایڈیٹر)

ایک دن وہ تھا کہ دنیا میں ایک کو دوسرے کی خبر بھی نہیں ہوتی تھی۔ آج یہ حال ہے کہ روئے زمین کے واقعات لوگوں کو گھر بیٹھے معلوم ہوتے ہیں۔ ایک ادنے آدمی اپنی جھونپڑی میں بیٹھ کر سلطنت کے امور پر غور اور رائے زنی کر سکتا ہے۔ امریکہ کا عالم ہندوستان کے فاضل سے بحث کرتا ہے اور تمام دنیا اُن کے بحث و مباحثہ کو سنتی ہے۔ خیالات کی اصلاح اور تبدیلیاں بہت جلد ہوتی ہیں۔ علم پھیلتا ہے۔ واقفیت عامہ بڑھتی ہے عالم کے واقعات معلوم رہتے ہیں۔ لڑائیوں اور جنگوں کی خبر رہتی ہے۔ یہ سب باتیں کس چیز سے حاصل ہوتی ہیں؟ اخبار سے پہلے بادشاہوں کو بڑے بھاری خرچ اور انتظار بسیار کے بعد اپنے ملک کے خاص خاص حصوں کی خبریں ملتی تھیں اب عام آدمیوں کو تھوڑے سے دام دینے پر کل جہان کی خبریں مل جاتی ہیں۔ اور مزہ یہ ہے کہ جس مذاق کا آدمی ہو اس کے لئے ویسے ہی مضامین تیار ہیں۔ ایک عالم اخبار میں علمی مضامین تلاش کرتا ہے۔ ایک شوقین دنیا کی خبریں اخبار میں دیکھتا ہے کسی کو لڑائی کے اخبار مطلوب ہیں۔ غرض سب سامان موجود ہیں۔ بادشاہوں کو انتظام سلطنت میں اس سے بڑی مدد ملتی ہے۔ جس امر پر گورنمنٹ وقت کو رعایا کی رائے معلوم کرنی ہوتی ہے۔ فوراً اُسے پریس میں بھیج دیتی ہے۔ وہاں وہ اخبار کے ذریعہ شایع ہو جاتی ہے۔ اور ملکوں میں پھیل جاتی ہے۔ اخبار بادشاہ کا مشیر باتدبیر اور پبلک کا سفیر ہے۔ تجارت نے اس سے بڑی ترقی حاصل کی ہے۔ اخبار ظالموں کی قلعی کھولتا ہے۔ خفیہ اور بھید کی باتوں کو طشت از بام کر دیتا ہے۔ افسوس ہے ہندوستان کے بعض اخبار خود تعصب کے گڑھے میں گرے ہوئے ہیں دوسری قوم کو بُرا کہنا۔ ذاتیات کی بھرمار کرنا فساد انگیز جھوٹی سچی باتیں شایع کرنا۔ ملک میں فتنہ و فساد کی آگ بھڑکانا سوتی بھڑوں کو جگانا ان کا کام ہے۔ اسی میں اُن کی عزت ہے۔ اسی میں اُن کا نام ہے۔ ان کا شاید یہ منشا ہو کہ اپنی قوم کا بھلا منائیں ایسے اخباروں کو کوئی بھلا نہیں کہتا بدنصیب ہندوستان میں اول تو نسلیں مختلف۔ مذاہب جدا۔ اقوام جدا۔ جن کے مراسم جدا۔ ڈھنگ جدا نام جدا تس پر طرہ یہ کہ بعضے اخبار سونے میں سہاگا کا کام دے رہے ہیں۔ سہ

کیا پوچھتے ہو ہمدم اس جسم ناتواں کی
رگ رگ میں نیش غم ہے کہئے کہاں کہاں کی

بعض وقت گورنمنٹ کو بھی ان لوگوں کی بدولت سخت تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے۔ ہندو مسلمان ملک کے بازو ہیں اگر یہ آپس میں کٹ گئے تو ملک تو ٹنڈا رہ جائے گا پس گورنمنٹ کو چاہئے کہ ایسے اخباروں کی اصلاح کرے۔ ملک یورپ میں ایسی شائستگی کہاں سے آئی۔ اور کیونکر آئی۔ اور اہل یورپ کی حکومت اور ثروت کا ڈنکا دنیا میں کیوں بج رہا ہے؟ اور بڑے بڑے خونخوار اور زبردست بادشاہوں نے ان کا لوہا کیوں مانا ہے؟ یہ معمہ ہم آپ کو بتلاتے ہیں۔ اگر آپ نے کبھی کسی انگریز کے تقسیم اوقات پر بغور نظر کی ہوگی۔ تو معلوم ہوگا کہ جہاں وہ ضروریات زندگی کے اور کام کرتے ہیں۔ وہاں اخباروں کے مطالعہ کے لئے بھی خاص وقت مقرر ہے۔ جس سے اُن کی معلومات روزانہ ترقی کرتی جاتی ہے۔ کیونکہ مطالعہ اخبار لیاقت بھی بڑھاتا ہے۔ تصور میں تازہ جان آتا ہے۔ تجربے ہاتھ لگتے ہیں۔ غرضیکہ اگر مطالعہ اخبار کی چاشنی لگ جائے تو پھر سب کچھ ہیچ ہے۔ جس کو عملی تجربات اور نئے نئے اختراعات سے باخبر ہونا منظور ہو رفتار زمانہ اور تازہ حالات دنیا سے آگاہ رہنا منظور ہو وہ اخباروں کا مطالعہ جاری رکھے۔ ان میں سے بعض اخبار متین ہیں اور بعض ظریف (پنچ) جو بات ایک اخبار متانت سے گورنمنٹ یا سوسائٹی کے سامنے پیش کرتا ہے۔ دوسرا اس کو ظرافت کے پیرایہ میں یا کارٹون (تصویر) کے ذریعہ سے۔ گو ظریف اخبار بچوں کے پڑھنے کے لائق نہیں ہوتے۔ کیونکہ ان کے مضامین کی باریکیوں کو پہچاننا بچوں کی سمجھ سے باہر ہے۔ ان ساری تحریرات سے یہی غرض ہو کہ انسان اگر کایا پلٹ چاہتا ہو تو چاہئے کہ دن رات میں سے کوئی سا وقت اخباروں کے پڑھنے کے واسطے اپنی مرضی کے موافق مقرر کرے لیکن جسے بھوک نہ ہو آسے ہم زبردستی کھانا نہیں کھلا سکتے پس مطالعہ اخبار کے معنی صحیح کرنے کے لئے خود اخبار بین اور معزز ناظرین میں شوق ذاتی طور پر ہو فقط

پاپا سو گیا

میرے پیارے اور بزرگ والد بنام پربھو داس صاحب بمقام قطب متصل دہلی مورخہ ۹ اکتوبر بوقت دوپہر سنہ ۱۹۱۱ء کو یسوع مسیح میں سو گئے۔ جہاں وے قیامت تک آرام کرینگے جس گھڑی اور دن رجگہ ان کی روح جسم اور جان سے علیحدہ ہو کر عالم ارواح کو پرواز کر گئی اس وقت ان کے عزیز و اقارب میں سے کوئی بھی موجود نہ تھا۔ پر بندہ سچائی اور ادب سے عرض کر سکتا ہے کہ میرے پاپا خداوند یسوع مسیح میں سو گئے۔ اب اگر کوئی پوچھے کہ یہ کیونکر؟ اگرچہ تقریباً پچاس برس مسیح کی خدمت میں صرف کئے کلیسیا میں واعظ اور خادم الدین رہے۔ سادگی۔ فروتنی۔ جفاکشی اور بعد از خدمت کے لئے مشہور تھے۔ یہ صرف ان ہی وجوہات سے نہیں پر واضح ہو کر وے مسیح میں سوتے ہیں (۱) ان کے آخری ایام اور گفتگو

وبخشش اور غور طلب رہی کیسی کیسی وقت خاص اشخاص سے بیان کرتے۔ خداوند مبارک ہو جس نے مجھے اتنی عمر کی درازی دی کہ ستر برس سے اوپر اور خداوند کی خدمت میں مصروف ہوں۔ جبکہ میرا والد تھا سنگھ مجھے بارہ برس کی عمر میں چھوڑ کر رحلت کر گیا تھا (۲) اپنے کوچ کے وقت سے پہلے اپنے سب فرائیض ادا کرنے کے لئے باپ آسمانی سے خاص لیاقت اور مواقع پائے تھے۔ مثلاً ایک ہفتہ پہلے والدہ کو میری چھوٹی ہمشیرہ کو دے گئے اور سپرد کر گئے۔ جو جو سمجھانے کی باتیں تھیں سو دلسوزی اور کمال سنجیدگی کے ساتھ ایک ایک کر بتا دی تھیں۔ اور ان کے فرائیض ہر ایک کو خدا کی نسبت اور رشتہ داروں کی نسبت خوب یاد کرا گئے۔ دوبارہ اور سہ بارہ میری ماما سے جدائی کے وقت یعنے جب وے فیروزپور سے چلنے لگے کہ ہمیشہ کے لئے جدا ہوں تو یہہ کہا بی بی اس وقت کی جدائی کو آخری جدائی سمجہ لے۔ سلام“

(۳) میرے چھوٹے بھائی سے کہا پچھلے ہی ہفتہ میں انتقال سے ۲ دن پہلے اُس کے گھر جا کر ”بیٹا مجھے تسلی ہے کہ تیرا بڑا بھائی جس کے لئے میں نے بہت دعائیں کیں تھیں سنبھل گیا کہ اُس نے خدا کی مرضی کو سمجھا ہے۔ میں تجھے تاکید کہتا ہوں کہ انجیل کی خدمت تیرے لئے ایک خدمت ہے۔ لالچ میں اگر دنیوی کام میں اپنی زندگی برباد نہ کرنا“ بہتیرا سر دکا پہ کہاں تک کھانا منظور نہ کیا اور اُس کے گھر سے رخصت ہوتے وقت کہا کہ ”اب میرا انتظار نہ کرنا“ وہاں سے بڑی ہمشیرہ یعنے میرے بہنوئی پادری گلو داس صاحب کے یہاں پہنچے بخار کی حرارت تھی سنجیدگی اور عرفان الٰہی بڑہتا جا رہا تھا کہ کوئی پوشیدہ ہاتھ انہیں جدا ہونے کو مجبور کر رہا تھا ہر چند ہمشیرہ اور بہنوئی بضد ہوئے کہ پاپا آج یہاں ہی ٹھہرو دوبارہ سہ بارہ عرض کرنے پر ذرا سی چاء پیکر رخصت ہوئے کشمیری دروازہ پر بہنوئی میرے پھر ملے اور کہا پاپا میں آپ کے لئے ترکاری لے آیا۔ اور آپ کدہر جاتے ہیں؟ یہ تو آپ کے گھر کا راستہ بھی نہیں۔ کہاں کو جا رہے ہیں گھر واپس چلے۔ پر میرے پاپا بولے ”بیٹا مجھے جانا ضرور ہے۔ میں آج اسی راستہ سے جاؤنگا۔ پیدل تین میل کا چکر کاٹا۔ اور جا کر مکان کا آخری بار کرایہ ادا کیا۔ رسید لی۔ پھر مکان کو ۱۱ میل پیدل گئے۔ راستے میں ایک دوسرے عیسائی مسافر سے کہا کیا تمہیں معلوم ہو کہ انتقال کے بعد بیوی کو نسی جگہ ہوتی ہے؟ اور انکی کیا حالت ہوتی ہے؟ جواب ملا پادری صاحب آپ بزرگ ہیں آپ ہی بتائیے۔ مفصلاً کل حال آپ نے اُس بیچارے کو سمجھایا۔ اب قطب میں گھر آ گئے۔ اسی وقت ایس پی جی مشن کے کیٹیکیسٹ بابو ستو لعل آئے اور کہا آپ تنہا ہیں اور مسافرت سے آئے ہیں کھانا بھیجوں؟ آپ نے انکار کیا۔ صبح مہترانی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ بولے کام کچھ نہیں ہے تمہارے دو آنے پیسے ہیں سو لو اور روپیہ بھنا کر دیدیے پھر آپ نے حساب لکھدیا اور سب چیزیں گھر میں بحفاظت رکھدیں اور دروازے کھول کر بیٹھے شاید دعا میں مصروف ہوتے پھر گھر میں گو اُٹھکر چلے تو رضائی کے کونے میں پاؤں اُلجھ گیا اور آپ گر گئے پھر نہ اُٹھے۔

دو تازہ خط اور ایک کاغذ ہمیں ملے خط تو اُن کے پاس آئے تھے۔ ایک داماد سے اور ایک بیٹے سے اور اُس کاغذ میں بڑے موٹے حروف میں یہ لکھا ہوا تھا۔

”اے خداوند میں نے شکل سے تیری مرضی کو قبول کیا تو میری روح کو قبول کر“۔

راقم البرٹ جارج۔ رامپور ضلع سہارنپور

---

۳۰ یورپین سولجر شاہی سپیشل ٹرین پر بطور گارڈ کام کرنے کے لئے منتخب ہوئے ہیں۔

امیر صاحب آئندہ موسم گرما میں یورپ کی سیر و سیاحت کا ارادہ رکھتے ہیں۔

اخبار انگلشمین مخالف ہے کہ ہندوستانی لوگوں کے لئے فوج کے بڑے اینک کشادہ کئے جاویں۔

نائین شہر کی بیوہ

اور

یسوع کا شیوہ

مقدس لوقا کی انجیل کے ۷ ویں باب میں یہ بیان پایا جاتا ہے کہ نائین شہر میں ایک بیوہ رہتی تھی۔ اس کا فقط ایک ہی لڑکا تھا۔ قضارا یہ لڑکا مر گیا۔ اور یہ بیچاری اس کی مصداق ہو گئی ایک تو نیم چڑہے دوسرے کریلا یعنی بیوہ تو تھی ہی اب اس کو کوئی اُمید خوشی اور مدد کی بجز خدا کہیں سے نہ تھی۔ ادہر خاوند کا غم غلط نہ ہوا تھا اور روگ بھولی نہ تھی ادہر یہ نمک اس کے درد دل پر چھڑکا گیا۔ لوگ اس کے لخت جگر کی میت کو دفنانے لے جا رہے تھے جنازے کے ساتھ یہ پرغم اور سینہ فگار والدہ بھی آٹھ آٹھ آنسوؤں سے روتی اور اشکوں سے کپڑوں کو بھگوتی جا رہی تھی۔ جب تابوت شہر کے باہر پہونچا تب ناامیدی میں اُمید کا بر لانیوالا۔ موت سے جلانیوالا۔ بچھڑوں کو ملانیوالا یسوع ناصری آ وارد ہوا۔ اُس نے لاشہ اُٹھانے والوں کو روکا اور اس غمزدہ والدہ کو رونے سے منع کیا اور لاشہ کو چھوا اور اس مردہ لڑکے سے کہا۔ اے جوان میں تجھ کو کہتا ہوں اُٹھ فوراً وہ اُٹھ بیٹھا اور بولنے لگا۔ یسوع نے اس کو اس کی ماں کے حوالہ کیا۔

دوستو اس بیان کے مطابق راقم کے دل میں اپنے ملک کے لوگوں کی طرف سے سخت گلہ اور کمال درد ہے کہ مردے اور مردہ کو چھونا تو در کنار ہمارے ملک کے لوگ تو زندوں تک سے پرہیز اور گریز کرتے ہیں۔ مثلاً لوٹے تک سے کسی چوہڑے چمار کو پانی پلانا ان کو منظور اور پسند نہیں۔ پس غور اور دریافت کا مقام ہے۔ کیوں صاحبو لوٹا کیا مہتر یا چمار ہو جاوے گا۔ کسی بزرگ

نے دیا کی بابت ذیل کا دوہا فرمایا۔

دیا سے سب جپ تپ اپرا ہیں۔

دیا برابر جگ کچھ نا ہیں۔

پھر سوال لازم آتا ہے کہ کس قسم کے دیا اور جیو رکشا کا مضمون ہے۔ ذرا سمجھو۔ اپنی توجہی دلی دعا اور التماس ہے کہ مسیحانہ روح اور خو دلوں میں بھر جاوے۔ آمین

خادم گل - دہرہ دون۔

نیا مخلوق

نمبر ۴

کلام کے وسیلے سے پیدا ہونا۔ "اُس نے اپنی مرضی سے ہمیں کلام حق کے وسیلے سے پیدا کیا تاکہ اُس کی مخلوقات میں سے ہم ایک طرح کے پہلے پھل ہوں"۔ یعقوب ۱: ۱۸ "تم فانی تخم سے نہیں بلکہ غیر فانی تخم سے خدا کے کلام کے وسیلے جو زندہ اور قائم ہے نئے سرے سے پیدا ہوئے ہو"۔ پہلا پطرس ۱: ۲۳۔ پس روح القدس ہماری نئی پیدائش کے لئے جن ذریعوں پر جنبش کرتا ہے۔ وہ خدا کے کلام کی آیات ہیں جو پیغام اور وعظ سے پہنچ ہیں۔ خدا کے بندے جب روح القدس کی تحریک سے کلام سے پیغام سناتے ہیں تو لوگ نئی پیدائش حاصل کرتے ہیں۔ روح اُس کلام کو موثر کرتا ہے یہی نئی پیدائش کا بھید ہے۔

قدرتی اور نئی پیدائش میں مشابہت۔ چند باتوں میں قدرتی پیدائش اور نئی پیدائش میں مشابہت پائی جاتی ہے۔ مثلاً۔

۱۔ رونا۔ بچہ پیدا ہوتے ہی رو پڑتا ہے۔ اگر بچہ نہ روئے تو ماں باپ فکرمند ہوتے ہیں کہ شاید بچہ مرا ہوا پیدا ہوا ہو۔ نیا مخلوق بھی پیدا ہوتے ہی روتا ہے۔ پہلے تو اپنے گناہوں کو محسوس کر کے روتا ہے "ہائے میں کیسا کمبخت آدمی ہوں۔ اس موت کے بدن سے مجھے کون چھڑائے گا"۔ رومی ۷: ۲۴۔ بچہ ایک ہی بار نہیں روتا ہے۔ بلکہ بچپن تو رو رو کے کاٹتا ہے۔ اگر جیتا ہے تو جوانی اور بڑھاپے میں بھی روتا ہے۔ اسی طرح نیا مخلوق بھی اس دنیا کے امتحان آزمائش اور دکھ درد سے روتا اور کراہتا رہتا ہے۔ "چنانچہ ہم اس میں کراہتے ہیں۔ اور بڑی آرزو رکھتے ہیں کہ اپنے آسمانی گھر سے ملبس ہو جائیں"۔ ۲ قرنتی ۵: ۲ اور دیکھو آیت ۴۔

۲۔ کھانا۔ بچہ جو جیتا پیدا ہوتا ہے وہ کھاتا ہے پہلے تو دودھ پیتا ہے۔ بعد کو روٹی اور دیگر چیزیں کھاتا ہے۔ نیا مخلوق بھی اسی طرح کھاتا ہے۔ "نوزاد بچوں کی مانند خالص روحانی دودھ کے مشتاق رہو"۔ پہلا پطرس ۲: ۲ پرانے ترجمے کے مطابق یہ دودھ کلام ہے نوزاد بچے دودھ کو چوسا کرتے ہیں۔ نئی پیدائش یافتہ کو بھی چاہئے کہ کلام کی آیتوں کو دعا کے ساتھ چوس چوس کے پڑھے۔ یعنی پڑھتے وقت اُن پر غور کیا کرے "خالص روحانی دودھ"۔ کلام میں انسانی باتیں مت ملاؤ۔ بچہ جب بڑا ہوتا۔ تو روٹی کھاتا ہے۔ نئے مخلوق کے لئے بھی روٹی ہے۔ "آدمی صرف روٹی ہی سے جیتا نہ رہیگا۔ بلکہ ہر بات سے جو خدا کے منہ سے نکلتی ہے"۔ متی ۴: ۴ ہم جو مسیح میں نئے مخلوق ہیں۔ ہماری خوراک خدا کی باتیں ہیں۔ دودھ سے بچہ بڑھتا ہے۔ کلام روحانی بچے کے لئے دودھ کی مانند ہے روٹی طاقت دیتی ہے۔ بڑھنیوالے مسیحیوں کے لئے کلام کے وعدے قوت ہیں۔ پھر خداوند کہتا ہے "کہ زندگی کی روٹی میں ہوں"۔ یوحنا ۶: ۳۵ وغیرہ۔ کلام کی آیتوں میں یسوع پر دھیان کرو۔ بچہ سوکھی روٹی پسند نہیں کرتا۔ وہ گوشت چاہتا ہے۔ خداوند کہتا ہے۔ "کہ جو روٹی میں جہان کی زندگی کے لئے دونگا وہ میرا گوشت ہے"۔ یوحنا ۶: ۵۱ اور پڑھو ۵۳ و ۵۴ و ۵۵ آیت۔ مسیح کی موت پر دھیان کرتے کرتے اُس کی دی ہوئی زندگی کو اپنا بنا لینا ہی اس کا گوشت کھانا ہے۔ مسیح کو ہم اپنی زندگی میں ایسا ملالیں کہ ہم میں وہی نظر آوے۔

۳۔ بڑھنا۔ بچہ جو کھاتا پیتا ہے۔ سو بڑھتا بھی ہے۔ نیا مخلوق بھی بڑھتا ہے۔ پڑھو پہلا پطرس ۲: ۲ باقی حصہ "تاکہ اس کے ذریعے سے نجات حاصل کرنے کے لئے بڑھتے جاؤ"۔

۴۔ چلنا۔ بچہ ہمیشہ گود میں نہیں رہتا ہے۔ وہ چلتا ہے نیا مخلوق بھی چلتا ہے۔ "جس طرح مسیح باپ کے جلال کے وسیلے مردوں میں سے جلایا گیا اسی طرح ہم بھی نئی زندگی کی راہ چلیں"۔ رومی ۶: ۴۔ "جس بلاوے سے تم بلائے گئے تھے اس کے مناسب چلو"۔ افسی ۴: ۱۔

لفظ یسوعؑ یا عیسیٰؑ کا استعمال

اس نام کے اور جہاں تک میرا خیال ہے۔ دو دفعہ بحث اخبار نورافشاں میں اس کے متعلق کی گئی ہے بہت لفظی کے بارے میں جو کچھ ہمارے بھائیوں نے تحریر کیا ہے وہ بالکل بجا بلکہ قابل تسلیم ہے۔ باوجودیکہ اس بحث نے دونوں اسموں میں تفاوت کو بالکل ظاہر کر دکھایا۔ تاہم ہمارے مسیحی بھائیوں میں ابھی تک لفظ عیسےٰ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اور اس کے معنوں کی لاعلمی نہ صرف بے علم زمرے میں پائی جاتی ہے۔ بلکہ تعلیمیافتہ پادری صاحبان و دیگر تعلیمیافتہ مسیحیوں میں بھی ابھی تک اس کا فرق محسوس نہیں ہوا۔ جس کی خاص وجہ یہ ہے کہ چونکہ یہ لفظ دراز عرصے سے نسلاً بعد نسلاً مستعمل ہوتا چلا آیا ہے اس لئے یہ لفظ مسیحیوں کا اپنا ہو گیا ہے۔ اور اس کو متروک کرنا از محال معلوم ہوتا ہے۔

تاہم جملہ مسیحی صاحبان کو اسبات کی کوشش کرنی چاہئے کہ جو لفظ غلطی یا لاعلمی سے اس قدر عام مستعمل ہو جائے کہ جس میں ہماری نسلیں سر مو فرق نہ

جائیں اُس کی اصلاح کریں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ لفظ عیلے اُن معنوں میں جو کہ مسیحی لفظ "یسوع" ہے کچھ وقعت نہیں رکھتا پھر کیا وجہ ہے کہ ہم ایک ایسے مہمل لفظ کو جو کہ ہمارے خاص مقصد کے اسرار کو پوشیدہ رکھتا ہو استعمال کئے جائیں۔ اس غلطی کی اصلاح میرے خیال میں اس طریق پر ہوسکتی ہے کہ اگر کوئی ہم سے اپنی منادی یا پلیٹ فارم یا عام شخصی گفتگو میں لفظ عیلے استعمال کرے تو اسی وقت ہم اُسے روکیں کہ لفظ عیلے کی جگہ آپ لفظ یسوع استعمال کریں پہلے بھی وطیرہ ہے کہ میں اکثر اُن مسیحیوں کو جو لفظ عیلے یا عیسائی کا استعمال کرتے ہیں اس غلطی سے آگاہ کرتا رہتا ہوں۔ میں افسوس کرتا ہوں کہ میری لاعلمی سے میری نظموں میں اکثر لفظ عیلے استعمال ہوا ہے۔ اُمید ہو کہ ناظرین مجھے معاف فرماویں گے۔

اس لفظ کے متعلق میرے ایک مہربان سے جو کہ گریجویٹ بھی ہیں مجھ سے دیر تک بحث ہوتی رہی۔ آپ نے ایک بڑی دلیل سے لفظ عیلے کے وجود کو قائم رکھنے کے بارے میں زور دیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ لفظ وگ اور ٹوری جو کہ آجکل پارلیمنٹ کے دو بڑی گروہ کا نام ہے۔ اپنے جداگانہ معنوں میں سڑی ہوئی دہی یا پنیر یا آئرلینڈ کے ڈاکو ہیں۔ مگر چونکہ یہ لفظ دیر سے مستعمل رہا ہے۔ اس لئے آجکل اچھے معنوں میں سمجھے جاتے ہیں۔ اسی طرح لفظ عیلے بھی چونکہ دیر سے انہی معنوں میں مستعمل ہے جو کہ یسوع کے ہیں۔ پس اسکو اب متروک کرنا کوئی ضروری نہیں۔ میں نہیں جانتا کہ میرے فاضل صاحب کس طرح اس دلیل کو کاٹ سکتے ہیں۔ مگر میں یہ کہتا ہوں کہ جو لفظ ہمارے نجات دہندہ کی نسبت متعدد بائبل شریف میں پائے جاتے ہیں ہم نے انہیں کا استعمال کرنا ہے۔ ہمیں اس پر زیادہ تقریر کی ضرورت نہیں۔

اُمید ہے کہ ہمارے لائق احباب میں سے پھر کوئی اس دلیل متذکرہ بالا کی نسبت قدرے خامہ فرسائی کریگا۔ میں جملہ مسیحی صاحبان سے باادب ملتمس ہوں کہ آئندہ وہ ہرگز لفظ عیلے استعمال نہ کریں بلکہ اس کی بجائے لفظ یسوع استعمال کریں۔

راقم ثاقب لودیانوی۔

شاہ سیام اپنے باپ کی طرح عیسائی مشنریوں کا ہمدرد ہے۔ جب امریکن بائبل سوسائٹی نے اس کی خدمت میں ایک اڈریس پیش کیا تو شاہ موصوف نے اس بڑے اعتبار کو قائم رکھتے ہوئے جو عیسائی قوم اب تک رکھتی رہی ہے کہا کہ میں ہمیشہ عیسائی مشنریوں کی قدر اسی اندازہ سے کرتا رہونگا جیسا کہ ایک قوم کی ترقی اور اخلاقی عروج کے عمدہ کام میں دوسرے ہم خدمتوں سے پیش آتا رہا ہوں۔

ناظرین نور افشاں کو خوشخبری

ہم نے نور افشاں کے تمام کالمس دینی مضامین کیلئے مخصوص کردیئے ہیں سوا خبروں کے تمام دینی مضامین عمدہ اور مفید درج اخبار ہوا کرینگے۔ انگریزی مفید کتابوں کے ترجمے بھی درج ہونگے۔ ایک صاحب نے دو تین انگریزی کی مفید کتابوں کا ترجمہ کرنیکا ذمہ بھی لیا ہے شروع سال سے ہر ہفتہ ایک مختصر وعظ بھی اخبار میں درج ہوا کریگا تاکہ مبشروں اور استادوں کو فائدہ پہونچے۔ نامہ نگاروں سے عرض ہو کہ عمدہ عمدہ مضامین ہر ہفتہ نہیں تو ہر پندرہ یوم کے بعد ایک مضمون ضرور بھیجا کریں۔ اگر کوئی صاحب کسی قسم کی اصلاح نور افشاں کے متعلق دینا چاہے تو اس پر خوشی سے غور کرکے عمل کیا جاوے گا۔ ہم اس دینی اخبار کو مفید عام بنانا چاہتے ہیں۔ مگر لائق نامہ نگاروں کی خاص توجہ کی بڑی ضرورت ہے۔ ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں لودیانہ

جنرل لیک صاحب بہادر کی یادگاری کا انعام

نئے اور پرانے عہدنامے کی واقفیت کی بابت۔

جو پنجاب اور صوبہ سرحدی شمال مغربی کے لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے بغیر مذہب اور ملت مقرر ہے۔

بشرطیکہ ان کی عمر ۲۲ سال سے کم ہو، اور انہوں نے کسی مدرسہ علم الٰہی میں تعلیم نہ پائی ہو۔

یہ امتحان ماہ مارچ ۱۹۱۲ء میں شروع ہوگا۔ جو طلبا امتحان میں داخل ہونا چاہیں ان کے ناموں کی فہرست جس میں عمر ذات جائے پیدائش وغیرہ درج ہو بہ تصدیق ہیڈماسٹر یا پرنسپل صاحب مدرسہ ۱۰ فروری ۱۹۱۲ء تک یا اس سے پہلے H. Z. Hall Esq. Fatehgarh Batala Distt. Gurdaspur صاحب کے پاس پہنچ جانی چاہئے۔

درجہ اعلےٰ میں وہ طلبا شامل ہوسکتے ہیں جنہوں نے حصہ مڈل کی تعلیم یکم مئی ۱۹۱۱ء تک یا اس سے پہلے ختم کرلی ہو۔

درجہ ادنےٰ۔ ان طلبا کے لئے جنہوں نے تاریخ مذکورہ بالا تک حصہ مڈل کی تعلیم ختم نہ کی ہو۔



جس درجے میں کسی اُمیدوار نے ایک دفعہ انعام پایا ہو دوسری مرتبہ وہ اس امتحان میں انعام کا مستحق نہ ہوگا پرچے اُردو میں دیئے جائینگے۔ طلبا جواب اُردو یا انگریزی میں دے سکتے ہیں۔ پاس ہونے کے لئے ۳۳ فیصدی نمبر ہر ایک پرچے میں اور کل مجموعے میں ۴۵ فیصدی ہونے چاہئیں۔

مضامین امتحان بابت ۱۹۱۲ء

درجہ اعلیٰ (۱) سموئیل کی دوسری کتاب سلاطین کی پہلی کتاب اور تواریخ کی پہلی کتاب کے دسویں باب سے لیکر دوسری کتاب کے بیسویں باب کے اخیر تک

(۲) مقدس لوقا کی انجیل۔

(۳) نئے اور پرانے عہدنامہ سے عام سوالات (مسیحیوں کے لئے)

درجہ ادنیٰ - (۱) داؤد اور سلیمان کی حکومت کا حال۔

مزمور ۲۳ - ۵۱ - ۱۰۰ - ۱۲۲ حفظ کرنے

(۲) مقدس لوقا کی انجیل - ۱۵ باب حفظ کرنے

جو طلبا درجے اعلیٰ میں داخل نہوں اگر مسیحی نہوں تو اُن کو پہلے اور دوسرے پرچے کی اوسط تیسرے پرچے کے عوض میں جو سب سے مشکل ہو دیجاویگی۔

اگر سب چار انعام مسیحی طلبا حاصل کریں۔ تو اس حالت میں ان کے علاوہ ایک اور انعام جو تیسرے انعام کے برابر ہو اس اُمیدوار کو دیا جاویگا جو غیر مسیحی طلبا میں سب سے اول رہا ہو بشرطیکہ وہ امتحان میں پاس ہو۔ جو طلبا درجہ ادنے میں غیر مسیحی ہیں۔ اُن کو الگ نمبر دیئے جائینگے

تفصیل انعامات۔

درجہ اعلیٰ۔ ۳۰ عہ - ۲۰ عہ - ۱۰ عہ - ۵ عہ

درجہ ادنے۔ (مسیحیوں کے واسطے) ۲۰ عہ - ۱۰ عہ - ۵ عہ

(غیر مسیحیوں کے واسطے) ۱۰ عہ - ۵ عہ - ۳ عہ

علاوہ انعامات نقد کے ہر ایک طالب علم کو ایک بائبل یا کوئی دوسری مسیحی دین کی کتاب مفت عطا کی جاوے گی۔

سرٹیفکیٹ۔

ہر ایک دیگر طلبا کو جو پاس ہوا ہو مگر انعام حاصل نہ کر سکا ہو ایک سرٹیفکیٹ بمعہ ایک تصویر جنرل ایک صاحب بہادر عطا ہوگا۔

بموجب حکم انتظامی کمیٹی مئی ۱۹۱۱ء

شہر لاہور میں لوہاری دروازے کے باہر آگ کا لگنا

قریباً دو ہفتے گذرے کہ رات کے وقت میں اپنے کمرے میں مشرق کی طرف منہ کئے پڑا سو رہا تھا۔ کمرے کے دروازے چوپٹ کھلے تھے۔ اچانک جو میری آنکھ کھلی تو کیا دیکھتا ہوں بجانب مشرق آسمان سرخ ہو رہا ہے۔ میں نے سمجھا کہ سورج نکلنے کا سامان ہے سو اُٹھ بیٹھا اور گھڑی کی طرف مائل ہوا۔ وقت دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اڑہائی کے قریب ہیں۔ پھر جو باہر گیا تو دھوآں اُٹھتا ہوا دکھائی دیا۔ آنا فانا روشنی بڑھتی چلی آتی ہے۔ پہلو میں چلانے اور شور مچانے کی آوازیں سنائی دینے لگی۔ سوچا کہ معاملہ نزدیک ہی ہے۔ جلدی سے اُٹھا سلیپر پہن۔ گرم کوٹ اوپر ڈال آگ کا رخ کیا جب وہاں پہونچا تو معلوم ہوا کہ لوہاری دروازے کے باہر سبزی اور میوہ فروشوں کی دکانوں میں جو کہ اکثر پھونس وغیرہ کی تھیں آگ لگ رہی ہے۔ اگرچہ وہ بجھتی ہی جاتی تھی۔ پر لوگ اس کے بجھانے میں سرگرم دکھائی نہ دیتے تھے۔ دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ دوکانوں کے معمولی اور چھوٹے ہونے کی وجہ سے لوگوں کو بہت فکر نہ تھی۔ آگ بجھتی بجھتی لوہاری دروازے تک پہونچی اور اب لوگوں کے ہاتھ پاؤں میں پانی پڑنے لگا۔ آگ بجھانے کے آنے کے لئے کوئی تو اودہر دوڑا اور کوئی ادہر تھوڑی ہی دیر میں چار آنے آموجود ہوئے اور کچھ آتنوالے ہی تھے۔ کہ اتنے میں (خدا کی قدرت) ہوا کا رخ بدلگیا۔ اور آگ کم ہوتی تھی دکھائی دی سو میں چلا آیا۔

صبح کے وقت میں پھر اس طرف جا نکلا۔ لوگ تباہ شدہ دوکانوں کو کھود رہے تھے۔ تمام اشیا سڑی گلی جلی تھیں۔ کدو اور سروے وغیرہ گھلکر حلوا ہو رہے تھے آلو۔ پیاز وغیرہ بھنی ہوئی نکلتی تھیں۔ اور کوئی چیز بھی سالم دکھائی نہ دیتی تھی۔ آگ کے بعد اس بربادی پر تو مجھے کچھ ایسی حیرت نہ ہوئی۔ لیکن لوگوں کی باتیں سنکر مجھے اس قدر دلچسپی ہوئی کہ میں نے قریباً آدھ گھنٹہ وہاں صرف کیا۔ ہر شخص اس ہی قسم کی باتیں کرتا گذرتا تھا کہ یہ دوکاندار بہت کنجوس تھا۔ وہ دوکاندار نماز نہیں پڑھتا تھا۔ یہ چیزیں گراں دیتا تھا اور وہ دان پن نہیں کرتا تھا لیکن ایک بات جو اکثر کے منہ سے سنی جاتی تھی سو یہ تھی کہ دوکاندار کے پاس اسی دن ایک فقیر آیا تھا جو کہ خیرات مانگتا تھا۔ پر دوکاندار نے منع کر دیا۔ فقیر نے چند ان تقاضہ کیا پر محروم رہا۔ اس پر اس نے دوکاندار کو بہت سی گالیاں کہہ سنائیں۔ اور یہ کہکر کہ تجھ کو اُس کا بدلا ملجائیگا رفوچکر ہو گیا۔ پس اس آگ کا لگنا اُس فقیر کی بددعا کا نتیجہ ہے۔ میں نے چند ایک سے کہا بھی کہ اگر بددعا لگتی تو ایک کو لگتی باقی بے چاروں کا کیا قصور تھا۔ کہ خیرات دینے والے بھی بیچ میں رگڑے گئے۔ اگرچہ کوئی اس کا جواب تو نہ دیتا تھا۔ لیکن فقیر کی بات کا اُنہیں اتنا یقین تھا کہ

وہ میری بات پر کچھ توجہ نہ کرتے تھے۔ بلکہ کہہ دیتے تھے کہ دوسروں کو بھی کسی شخص کی بددعا لگی ہوگی۔ ان سے یہی کہا گیا کہ اگر خدا لوگوں کی بددعائیں انسان کو اس طرح برباد کرنے لگے تو شاید دنیا میں ایک ہی شخص زندہ رہ جائے اور وہ بھی اس لئے کہ اس کو بددعا دینے والا اور دوسرا کوئی نہیں ہے لیکن یہ بات لوگ ایک کان سے سنتے اور دوسرے کان سے نکال دیتے یہ جہاں کہیں کہ فقیر کا ذکر ہوتا تھا وہاں ایک ہجوم گھٹا لگ جاتا تھا۔

افسوس ہے کہ ہندوستان میں ابھی تک اس قدر جہالت پھیلی ہوئی ہے۔ کہ خدا کو چھوڑ لوگ فقیروں کی طرف لگ جاتے ہیں مسیحیوں سے میرا یہ سوال ہے کہ ہم لوگ کب تک یہ دیکھتے رہیں گے۔ کیا ہمیں اپنے ملک کے لوگوں کے لئے اتنا دریغ بھی نہیں آتا کہ ان کو اس جہالت سے بچانے کی کوشش کریں۔ اس کا علاج خدا نے میرے اور آپ کے ہاتھ میں دیدیا ہے اور ہم سے ایک ایک کی سستی اور بے پروائی پچاسوں کی ہلاکت کا باعث ہو سکتی ہے۔ اس لئے مسیحیوں کی بیداری کی سخت ضرورت ہے۔ تاکہ وہ اپنے فرائض کو پہچان لیں۔ اور ہندوستان کو شیطان کے پنجے سے چھڑانے میں ایک نقطہ باقی نہ رکھیں۔ ورنہ لوگ رو حیں ہاتھ سے جاتی ہیں۔ الف۔ دال۔ دال۔

جنرل لیک میموریل سکرپچر پرائز اگزیمنیشن ۱۹۱۱ء کا نتیجہ سی بی اسکول لودیانہ کے حق میں بڑا تسلی بخش رہا ہے سینیر ڈویزن میں اس سکول کے دو لڑکوں نے کامیابی حاصل کرکے سرٹیفکیٹ پایا اور جونیر ڈویزن میں دو لڑکوں نے نقد روپیہ انعام پائی جو تیسرے درجہ پر ہوا اور ۴ لڑکوں نے سرٹیفکیٹ حاصل کئے۔ اس حساب سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس اسکول کی دینی تعلیم نہایت عمدہ طور سے ہوتی ہے کسی دوسرے سکول سے اتنے لڑکے پاس نہیں ہوئے

ہم اس اسکول کے استادوں اور طالب علموں کو مبارکباد دیتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ وہ اور بھی اس مبارک تعلیم میں ترقی حاصل کریں جس سے انکی دینی اور دنیاوی ترقی و بہتری متصور ہو۔

دوسرا سالانہ مسیحی جلسہ لودیانہ

برطرمضا۔ ۱۰ جون (۲۰) دوورھ کو پہنچا۔ دس بجے جادیں خط افسیوں ۴: ۱۳ میں لکھا ہے کہ ہم مسیح کے قد کے اندازہ تک بڑھتے جاویں جیسا کہ نورمن صاحب نے کہا کہ ہم گلے کو نہ دیکھیں پر پھول کو دیکھیں۔ کچھ عرصہ ہوا کہ میں نے ایک اخبار میں دیکھا کہ ایک میم صاحب گاؤں میں جا کے کہنے لگیں کہ جب مسیح تھا تو وہ اپنا کام کرتا تھا جب وہ سنا رہی تھی تو ایک عورت نے کہا کہ میم صاحب ذرا صبر کرو جس کے کلام کو آپ سُناتی ہیں وہ ہمارے دیہات میں رہتا ہے۔ ہم اس کی خوبیاں منہ سے نہیں بلکہ چال چلن سے ظاہر کریں۔

پھر پادری امرداس صاحب جو کہ گکتسر ضلع فیروزپور میں مقیم ہیں آپ نے بڑی آزادانہ اور دلیر گفتگو میں کہا کہ یونہی ہم بائبل کے لئے بغلیں بجانے لگ جاتے ہیں اور جبکہ ہماری تاثیر ہمارے پڑوسی تک نہیں ہوتی۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ غصہ تو ہو پر گناہ نہ کرو۔ یہ ایک طرف تو غصہ دور کرے کھڑا ہے اور دوسرا جیسا کہ پنجابی میں کہتے ہیں ٹہاں کے آٹے کی طرح پسرا پڑا ہے۔ ہم میں جو شخص ایسا کرتا ہے وہ شیطان ہے۔ اُس کے دل میں خدا کا کلام اثر نہیں کرتا ہے۔

پھر پادری سلارام صاحب نے کہا کہ ہمیں اب فیصلہ کرنا چاہئے ہمیں ابھی خداوند سے تصفیہ کرنا چاہئے ہم تو کہلاتے عیسائی پر کریں اُس سے لڑائی۔ فرض کرو کہ کوئی شخص فوج میں بھرتی ہوا ہو اور وہ پہلے انگریزوں کا نمک کھاتا رہا پر پھر پٹھان کی طرف ہو جاوے تو اُس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ بندوق سے اُڑایا جاوے گا

باقی دارد

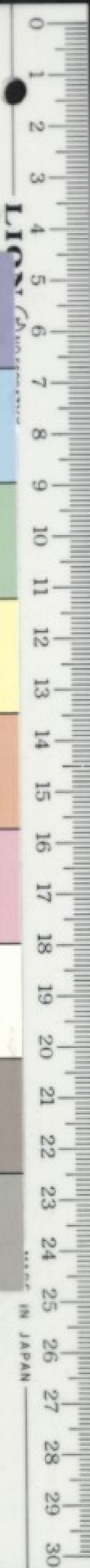
شعر و سخن

غزل

ہندمیں لوکس قدر اب سانپ لہرانے لگے
نیر خواہوں پر اپنے حیف غرانے لگے
کس قدر برکات پائیں ہند نے انجیل سے
پر بعوض شکر یہ کیوں خار بہترانے لگے
غور کی جا ہے عزیزو منصفی کا ہے مقام
صورت آرام میں رہکر بھی گھبرانے لگے
ہر مسیحی دین کا بانی خداوند ذوالجلال
دیکھکر اس کی ترقی لوگ تھرانے لگے۔
راہ حق اور زندگی ہے المسیح ابن خدا
اس حقیقی راہ سے کیوں آپ کترانے لگے
جز خداوند ہے نہیں ہرگز کسی شئے کو قرار
کیوں بہار چند روزہ پہ پھر اترانے لگے۔
جب کہا گل نے کسی سے چھوڑ دو تم سرکشی
بےطرح منہ کھول دیکھو کیسا اٹرانے لگے۔

خادم ایم سی نیوٹن گل۔ دہرہ دون

علم فزیالوجی کے عالم ڈرمنڈ تانیڈ صاحب کہتے ہیں کہ جب آدمی سوتا ہو تو پہلے اُسکے سننے کی حس میں حرکت ہوتی ہے اسکے بعد مس کرنے کی حرکت تب ذائقہ کی حرکت اور اسکے بعد سونگھنے کی حرکت اور سب کے پیچھے سننے کی حرکت ساقط ہوتی ہے اور وہ بھی یہ کہتے ہیں کہ اگر سونیکے وقتوں کے دو حصے کرے کہ شام کو جلدی سے سو کر رات کے ایک بجے تک سوئے اور تب اُٹھکر ہم گھنٹہ کام کرے اور اسکے بعد پھر صبح تک سو جاوے تو اُنکے خیال میں ایسی



مضامین

پاکیزگی

گذشتہ سے پیوستہ

یہ ایک طرح کا کمینہ پن ہے نہ کہ اُن کے علم کا قصور۔ لوگ چرب زبان شخص کو عقلمند جانتے ہیں لیکن وہ اکثر لڑگوں کی شورکا باعث ہوتا ہے سنجیدگی دانائی اور عقلمندی کی نشانی ہے جو شخص ہر ایک موقع پر سنجیدہ رہتا ہے اور گرم گو ہو وہی شخص دانا اور غصے کو ضبط کرنے والا ہے۔ وہ اکثر لڑائیوں میں صلح کرواتا اور غصے کے موقعوں پہ دانائی کی باتیں زبان سے کہتا ہے۔ پس بے ہودہ باتوں سے پرہیز کرنا بھی اپنے پاک خیالات کو زیادہ وسیع کرنے کے لئے ایک عمدہ ذریعہ ہے جس سے وہ سنجیدگی پیدا ہوتی ہو جو روحانی امور پر غور کرنے کے لئے انسان کو اس نیک استاد کے قدموں میں لے آتی ہے۔ جس سے بہت عرصہ گذرا نقودیمس جیسے معلم توریت نے سنجیدگی سے گفتگو کی تھی

(۳) بُری صحبت سے پرہیز۔ بُری صحبت اکثر اچھی عادتوں کو بگاڑ ڈالتی ہے۔ داؤد کی بات یاد رکھو مبارک وہ جو شریروں کی راہ پر نہیں چلتا اور ٹھٹھا کرنیوالے مجلس کے درمیان نہیں بیٹھتا۔ یہ قول بالکل سچ ہے مسیحی والدین کو چاہئے کہ وہ اپنی اولاد کو بُری صحبتوں سے بچائے رکھیں۔ ہمیں نیک نمونے اپنی آئندہ پشت کے لئے چھوڑنے چاہئیں۔ جن سے اُن کی چال چلن بے عیب رہے۔

باقی آئندہ

انتخاب الاخبارات

ہندوستان میں اٹلی سے کس قدر مال آتا ہے۔

ہندوستان میں اٹلی سے کس قدر مال آتا ہے۔

اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ قیمتی مباس (۲۰۰،۴۳ پونڈ) نمبر۲ مرجان (۱۰۰۰ پونڈ) نمبر۳ سوتی پارچہ (۱۰،۱۰۰۰ پونڈ) نمبر۴ اور مختلف اشیا (۵۵،۲۰۰ پونڈ) کا آتا ہے۔ اس لئے اگر ہندوستان مسلمان اٹلی کے مال سے قطع تعلق کرلیں تو اُس کو سخت خسارہ برداشت کرنا پڑیگا۔ اور اٹلی کو معلوم ہوجاویگا کہ اہل اسلام پر قزاقوں کے مانند حملہ آور ہونے اور اُن کی اسلامی سلطنت کے علاقہ کو ہضم کرنے میں اس کو کس قدر دشواری سے سامنا کرنا پڑا ہے۔ کیونکہ اٹلی نے ترکی سے فریب اور جعلسازی کا برتاؤ کیا ہے جس پر اسلامی بھائیوں کو بخوبی غور و فکر کرکے حلف اٹھانا چاہیے کہ وہ اٹلی کی اشیا کو کبھی کام میں نہ لاوینگے۔

بادشاہ اور مسخرا

ایک بادشاہ کو مذاق کا بڑا شوق تھا۔ مذاق کے طور پر اس نے ایک جریب ایک مسخرے کو دی اور کہا کہ اس جریب کو تم اپنے پاس رکھو جب کبھی تم کو تم سے زیادہ بیوقوف ملے تب تم اس کو یہ جریب دیدینا۔ مسخرا آداب بجالایا اور جریب کو لیکر اپنے گھر گیا اور بڑی حفاظت سے اس جریب کو رکھدیا۔ اکثر وہ بادشاہ کو آداب بجالانے کے لئے دربار میں حاضر ہوا کرتا تھا کہ بادشاہ بھی اس سے پوچھا کرتا تھا کہ کہو جریب کو کسی کو دیا ہے یا نہیں۔ مسخرا دست بستہ عرض کرتا کہ جہاں پناہ ہنوز کوئی ایسا شخص ملا نہیں کہ آپ کے حکم کی تعمیل کی جاوے۔ میں تلاش میں ہوں۔ کچھ عرصے کے بعد بادشاہ خود بیمار ہوگیا اور حتی کہ قریب المرگ ہوگیا۔ مسخرے نے بادشاہ کی نزع کی خبر سنکر بادشاہ کو وداعی کا سلام کرنے کو گیا۔ اور وہی جریب اپنے ہمراہ لیتا گیا۔ بادشاہ کو جب مسخرے کے آنے کی خبر دی گئی فوراً اسکو اندر بلالیا۔ مسخرا حاضر ہوا۔ اور اداب بجا لاکر خاموش کھڑا ہوگیا۔ بادشاہ نے کہا کہ بھائی اب تو میں رخصت ہوتا ہوں مسخرے نے کہا کہ حضور کہاں تشریف لے جائیگا۔ بادشاہ نے جواب میں کہا ایسی جگہ جاتا ہوں جو یہاں سے بہت دور ہے اور ایک آہ سرد بھری اور مسخرے نے پوچھا کہ حضور کچھ توشہ راہ سفر کے لئے بھی لئے جاتے ہیں۔ بادشاہ نے نہایت درد آمیز لہجہ سے کہا کہ کچھ بھی نہیں لئے جاتا ہوں۔ مسخرے نے وہ جریب دکھاکر عرض کری۔ کہ حضور یہ جریب آپ کے ہی قابل ہے۔ کیونکہ آپ سے زیادہ کون بے وقوف ہوگا جو ایسا دور دراز سفر کرے اور توشہ ہمراہ نہ لے جاوے۔ جیتک کہ دن ہو کام کرو رات آتی ہے اور کوئی اس وقت کام نہیں کرسکتا زندگی کی جریب بے کار رہیگی۔ اگر عمدہ پیمائش اس سے نہ کی جاوے ہمیں ہماری زندگی کے دن گننا سکھا ایسا کہ ہم دانا دل حاصل کریں زبور ۹۰: ۱۲

(رفیق نسواں)

ہمیں مشنریوں کی ضرورت نہیں

ایک ہندی سادہو بابا بھارتی امریکہ گئے ہوئے تھے۔ اُنہوں نے وہاں کہچکا ہے کہ ہندوستان کو تمہارے مشنریوں کی ضرورت نہیں۔ تم چھ کروڑ روپیہ سالانہ بے فایدہ ضایع کرتے ہو جو ہند کو مشنری بھیجتے ہیں"۔

اس پر اخبار ہوسٹن سپیکر کہتا ہے کہ یہ بات تو سچ ہے مشنری بھیجنے کا فایدہ تو کوئی نہیں مگر اس بہانے سے پادریوں کو روپیہ مل جاتا ہے۔

اس واسطے اس روکنا مشکل ہے۔ ضیا شانتی

نورافشاں :- بابا بھارتی صاحب نے امریکہ میں جا کر مسیحی کی اور جیفونز کو کیا کہنا چاہئے ناظرین خود فیصلہ کریں؟ اس میں بابا صاحب کی ہٹ دھرمی پائی جاتی ہو کیوں امریکہ مشنریوں کو نہ بھیجے جس حال میں کہ امریکہ کے لوگ جان گئے ہیں کہ راہ نجات انجیل میں ہے تو وہ اُس کی منادی کا انتظام کیوں نہ کریں؟ وہ ایسا کرنے سے انسانی ہمدردی کا اعلیٰ نمونہ دیتے ہیں۔ جبکہ اُنہوں نے سچائی کو پایا ہے تو وہ اس کو کیوں نہ پھیلا دیں؟ اخبار مذکور کے قول میں بھی غلطی ہے مشنریوں کا فائدہ تو ظاہر ہے۔ کیونکہ مشنریوں کے وسیلے سے ہندوستان میں علم پھیلایا گیا۔ ہمدردی زیادہ ظاہر کی گئی جگہ جگہ شفا خانے اور غریب خانے کھولے گئے اور قسم قسم کے رفع عام کے کام جاری کئے گئے۔ جہالت کا اندھیرا اٹھایا گیا۔ تہذیب کا دور دورہ لایا گیا۔ افسوس کہ شکرگزار ہونے کے بجائے ناشکرگزار لوگ مشنریوں کی مخالفت کرنے پر اپنے کوتہ اندیشیوں کے شور و غل کرنے سے مشنری صاحبان کو کوئی نقصان پہونچ نہیں سکتا ہو۔ کیونکہ مشنریوں کا بھیجا جانا خدا کی طرف سے ہے نہ کہ آدمی کی طرف سے۔

اٹلی | نے جو جنگ ٹرکی کیساتھ چھیڑی ہے اس کی وجہ سے اس کو سخت نقصان پہونچنے کا احتمال ہے چنانچہ اخبار رفیاہ مر لکھتا ہو کہ اٹلی نے سنہ ۱۹۰۹ء میں آٹھ ملین کے قریب تجارتی مال ٹرکی بھیجا اور اٹھتر ملین کے قریب مال وہاں سے بار کیا۔ علاوہ ازیں ٹرکی کے بندرگاہوں پر اٹلی کے جہازات کثرت سے مسافروں کو لاتے اور لے جاتے ہیں۔ اور عثمانی سمندروں میں کی جہازوں راستوں سے گزرنے کا حق اٹالین جہازوں کو حاصل ہے۔ اب چونکہ اٹلی نے ٹرکی کے ساتھ بگاڑ پیدا کر لیا ہے اس لئے یقین ہے کہ وہ تمام فوائد سے محروم کر دی جائے گی۔ اٹلی کا تجارتی نقصان اسی قدر نہ ختم نہ ہوگا۔ بلکہ بحر اسود کے تمام ملکوں میں اس کی تجارت بند ہو جاوے گی۔ وہ دانیال کی بندش سے اٹلی اور بحر اسود کے تمام ملک روس۔ رومانیہ اور بلغاریہ کے ابھی ذریعے آمد و رفت بند ہو جاویں گے۔ اخبار تامان لکھتا ہے کہ ایک طرف آتشین جنگ اٹلی کو قرضہ کا زیر بار بنا دیگی اور دوسری طرف تجارتی جنگ اس کی صنعت و حرفت کو تباہ کر دیگی۔ (آل انڈیا شیعہ گزٹ)

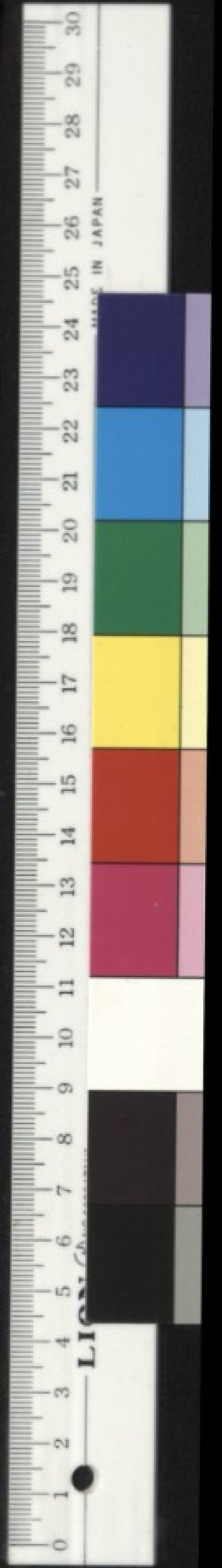
دمشق و شام | دمشق کے ممبران پارلیمنٹ اطلاع دیتے ہیں کہ اہل شام میں اٹلی اور ٹرکی کے جنگ کے متعلق سخت جوش پھیل رہا ہے۔ ایک جم غفیر نے جمع ہو کر استدعا کی کہ اُن کے مال و فدائی خدمات دولت علیہ کے پیش کی جائیں۔ یہ تمام لوگ اپنے وطن کی حمایت میں اپنے خون بہا دینے کو طیار ہیں اور گورنمنٹ جو راہ روش اختیار کرنے کا حکم دیگی وہ اسکو منظور کرنے کے لئے حاضر ہیں۔ ممبران موصوف نے انکو تسلی دی اور صبر و سکوں پر قائم رہنے کی ہدایت کی۔ آخر جنگی اعانت کے لئے چندہ کی فہرست کھولی گئی۔ اور اس غرض کی تکمیل کے لئے ایک کمیٹی قائم ہوئی۔ (ا۔ ا)

روس میں بغاوت | اس بار روس کے رہ کروں نے آفت مچائی ہے انکی خواہش ہے کہ سلطنت کے تمام لوگوں کو جلسہ کرنے اور لکچر دینے کی کمال آزادی ملنی چاہئے۔ نیز اخباروں کی آزادی اور لوگوں کی شادی وغیرہ میں کسی قسم کی روک ٹوک نہیں ہونی چاہئے۔ جو مرد و عورت جس وقت چاہیں اپنی رضامندی سے شادی کر سکتے ہیں۔ لوگوں کی اس جدوجہد نے روس میں ایک نئی مصیبت پیدا کر دی ہے۔ سرکاری افسران لڑکوں میں انارکیانہ تعلیم کی اشاعت دیکھکر سخت گھبراہٹ میں مبتلا ہیں معلوم ہوتا ہے کہ اب سخت قوانین کو کام میں لایا جاویگا اُدھر اٹلی و ٹرکی اور چین و روس کی رعایا اور ادھر روس اور اس کے لڑکے دیکھیں کیا کیا گل کھلاتے ہیں۔ (ا۔ ا)

مسلمانان مصر | مصر کی کانفرنس نے اس بنا پر کہ گورنمنٹ اٹلی نے ٹرکی کے حقوق میں بلا سبب معقول محض طمعاً دست اندازی کی ہے اپنا تمام نقد مال جو اٹلی مصری بینک ہی روسہ میں جمع تھا واپس لے لیا دوسرے مسلمان مالدار بھی اس مصری بینک سے اپنی رقمیں واپس لے رہے ہیں اور اٹالین لوگوں سے لین دین قطعی بند کیا گیا ہے۔ (ا۔ ا)

ایک ہندوستانی کا اعزاز | رائیل انسٹیٹیوٹ آف لنڈن کے برگزیدہ ممبروں کی تجویز پر مسٹر حبیب الرحمٰن خاں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ محکمہ تار کو انسٹیٹیوٹ کا ممبر انتخاب کیا گیا ہے کیونکہ آپ نے پانی میں بے تار کے ٹیلیگرافی دریافت کر کے دنیا میں ایک حیرت انگیز سائنٹیفک قابلیت کا ثبوت دیا ہے جس پر آپ کو ہر طرف سے مبارکباد کے تار آ رہے ہیں۔ اور اہل ہند کو ایسے صاحب دماغ کی عزت افزائی پر خاص فخر ہے۔ خانصاحب موصوف کی ایجاد و اسبات کی شہادت ہو۔ کہ اہل ہند ذہن و دماغ کی قابلیت اور بلندی میں کسی سے پیچھے نہیں اور انہیں ضرورت ہے تو صرف موافق حالات اور سامان کی جو ہندوستان جیسے ملک میں نایاب ہے۔ ہندو اخبار۔

خاکنائے سرنٹ سوتھ میں ایک بیک ایک جزیرہ نکلا ہے۔ جس کے نمودار ہونے سے پہلے سمندر میں غیر معمولی حرکت ہوئی اور دھواں و شعلے اُٹھے۔



سفر امریکہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

ایک دن مچھلی خانہ میں جانیکا اتفاق ہوا۔ یہاں تمام قسم کی مچھلیاں آئینوں کے صندوقوں میں رکھی ہوئی ہیں۔ جس طرح سے بنی آدم مختلف رنگ اور روپ شکل کے ہیں ویسے ہی مچھلیوں کا حال ہے۔ کسی کی بڑی بڑی آنکھیں بعضوں کے بڑے بڑے منہ بعض کے گھوڑوں کے سے منہ۔

اس مچھلی گھر میں تمام دن میلا لگا رہتا ہے۔

چار اکتوبر کو جہاز پر سوار ہونا تھا۔ اگرچہ یہ دن میرے گھر کی طرف روانہ ہونے کا تھا۔ لیکن بوقت جدائی آٹھ آٹھ آنسو رویا۔ یہ حال نہ صرف نیویارک ہی میں تھا بلکہ شکاگو اور اتیڈیسن میں بھی الوداعی سلام بغیر آنسوؤں کے نہ ہوئی یعنی دونوں طرف سے۔ درحقیقت میری محبت مقدسوں سے اس قدر ہو گئی تھی کہ جدائی محال نظر آتی تھی۔ مگر بقول عزیز سے عزیز دوستوں کو جدا ہونا ہی پڑتا ہے The best of friends must part

چار و ناچار گڈبائی کہہ کر روانہ ہونا ہی پڑا۔ چلتے وقت نیویارک ہوم کے تمام مقدسین دعائے خیر کرتے اور کہتے تھے کہ یہ جدائی چندروزہ ہے۔ ہم اس ابدی مکان کی طرف سفر کر رہے ہیں جہاں ملکر کبھی جدا نہ ہونگے۔ برادر نف۔ مجھ کو جہاز تک پہونچانے آئے۔ یہ جہاز کینارڈ لائن کا ہے جو ڈواک کا جہاز کہلاتا ہے۔ یہ جہاز دنیا میں سب سے بڑا اور تیز رو گنا جاتا ہے چھ دن میں نیویارک سے لورپول پہونچے ان چھ دن کے عرصہ میں ہر روز ایک اخبار Daily Bulletin بنام ڈیلی بلٹین جہاز میں چھپتا تھا۔ اور تمام خبریں بے تار کی تار برقی سے دنیا کے تمام حصوں سے روز کے روز چھاپی جاتیں۔ لورپول پہونچے پر سپیشل ٹرین مسافروں کے لئے تیار ہوتی ہو۔ یہ انتظام خاص کینارڈ کمپنی کا ہے اور یہ ٹرین لورپول سے لنڈن آنے میں کہیں نہیں ٹھہرتی صبح دس بجے چلکر دوپہر کے دو بجے لنڈن پہونچے۔ سب سے پہلا کام میرا یہ تھا کہ ٹامس کگ کے یہاں جاکر جہاز کا انتظام کروں۔ کیونکہ نیویارک سے صرف لنڈن تک ہی کا ٹکٹ لیا تھا۔ ٹامس کگ کے دفتر میں جانے سے معلوم ہوا کہ اس ہفتہ میں بمبئی جانے والا کوئی جہاز نہیں ہو۔ اس لئے مجبورًا وقت

پہونچے کے نے ایک جہاز ٹریسٹ (جنوبی آسٹریا) سے لینا پڑا اور ٹریسٹ میں پہونچنے کیلئے براہ ہالینڈ۔ جرمنی اور آسٹریا جانا پڑتا ہے۔ اس نے آسانی کے لئے ریلوے ٹکٹ لنڈن سے ٹریسٹ تک ٹامس کگ کے دفتر سے ہی لے لیا۔ لنڈن میں صرف تین روز ٹھہرا۔ ایک معمولی سے ہوٹل میں رات بھر کے کا کرایہ دو روپیہ روز ہے اور تین روپیہ روز کھانے کا خرچ۔ لنڈن اگرچہ دنیا میں اول درجہ کا شہر گنا جاتا ہے۔ لیکن نیویارک کے برابر لمبا چوڑا نہیں ہے

باقی آئیندہ

بچوں کو بچپن میں بچانا

بچوں کی نجات سنڈے سکول یونین کا دائمی ماٹو یا مقصود ہے۔ اس مقصد تک پہونچنے والی جماعت سنڈے سکول یونین کے اعلے عہدیداروں۔ اُستادوں اور شاگردوں کی مجموعی جماعت ہے۔ جس کی پیشانی پر موٹے موٹے حرفوں سے اس کا مقصد کندہ ہو کہ بچوں کی نجات۔

دنیا بھر میں بڑی بڑی جماعتیں نہایت اعلے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے کمال تیاری سے کوشش میں مصروف ہیں۔ ایک فوج کے روبرو ایک مقصد ہو جس کے حصول کے لئے وہ کمال تیاری سے تیار ہو کر یگانگت کے بند سے بندہی رہتی ہے۔ اور وہ مقصد حکومت کا ہے۔ اور مختلف جماعتوں کے مختلف مقاصد ہیں۔ مگر ان تمام مقاصد سے اعلے و افضل و بلند مقصد سنڈے سکول یونین کا ہے۔ وہ مقصد اگرچہ بظاہر چھوٹا معلوم ہوتا ہے۔ مگر دنیا بھر کے پہاڑوں کی اونچی سے اونچی چوٹی سے بلند و بالا ہے۔ جس تک پہونچنا کسی طرح سے آسان کام نہیں ہے اور وہ بلند و شریف مقصد بچوں کو بچپن میں بچانا ہے۔

مجھے مضمون ہذا کی عظمت و ضرورت کا احساس ہو گر ساتھ ہی اسباب کا اعتراف ہو کہ میرے خیالات کے گھوڑے اس میدان میں دوڑنے کے قابل نہیں ہیں گر جہاں تک مجھے اس پر آگاہی حاصل ہے۔ اس کا اظہار کرنا بھی ضروری امر خیال کرتا ہوں۔ میرے خیال میں اس اہم مضمون کے متعلق ذیل کے امور پر ضرور سوچنا چاہئے۔

باقی دارد

مژدہ! مژدہ!! مژدہ!!!

اٹیکوٹ آف انگلش سوسائٹی (Etiquettes of English Society)

جسکا اُردو ترجمہ "آداب مجلس فرنگ" ہے۔ میر احسان الحق صاحب نے چند سال ہوئے کہ تصنیف کی تھی جو امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری سی بی نیوٹن صاحب کے اہتمام سے شایع ہوئی تھی یہ کتاب ان اصحاب کے لئے ازحد مفید ہے جوکہ آجکل دہلی دربار میں شریک ہونگے۔ کیونکہ اس میں تمام قسم کے اعلیٰ طور طریقوں کا بیان پایا جاتا ہے جو اعلیٰ خاندانوں کے متعلق پیش آنے کے قاعدے نہایت عمدگی سے بیان کئے گئے ہیں یہ ایک عمدہ کتاب خوشخط اور فصیح اُردو زبان میں ہے جو لودیانہ بک سٹور سے مل سکتی ہے۔ دربار میں شریک ہونے والوں کی خدمت میں عرض ہے کہ ضرور اس کتاب کو منگوا کر اس موقعہ پر اس سے فایدہ حاصل کریں۔ یہ ۶۴ صفحوں کی کتاب ہے۔ ایڈیٹر و منیجر نورافشاں۔

اطلاع ضروری

ناظرین نورافشاں اور دیگر شائقین کی اطلاع کیلئے ہم اس امر کو ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ جو اشتہارات دینی کتابوں کے سال بھر نورافشاں کے شروع اور آخر کے صفحوں پر شایع ہوتے رہے وہ آیندہ کو اس طرح شایع نہوا کرینگے۔ کیونکہ باقی آیندہ کا سلسلہ اکثر مضامین کے بعض کو کھو دینا ہو جاتا ہے کہ مضامین کے لئے زیادہ جگہ ہو اسلئے جو صاحبان دینی کتابوں کی ضرورت رکھتے ہیں انکی خدمت میں درخواست پر فہرست کتب جو ہر سال نئی شایع ہوا کرتی ہے مفت بھیجی جایا کریگی۔ اور وہ خود کتابوں اور انکی قیمت سے مطلع ہو جایا کرینگے لودیانہ بکسٹور اور سی ایل ایس سوسائٹی کی کتابوں اور لاہور بکس اینڈ ٹرکٹ سوسائٹی کی کتابوں کی فہرستیں موجود ہیں جو شائقین بذریعہ درخواست منگوا سکتے ہیں۔

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جلاب کی گولیاں

رات کو دو ایک کھا کر سو جاؤ دوسرے دن صبح کو دست صاف ہوگا پیٹ میں گرمی درد وغیرہ کچھ نہیں ہوگی۔ ترت معمول تمام دن کھانے پینے میں کچھ رکاوٹ نہیں ہوگی۔ یہ دوائی پچاس برس سے ڈاکٹر برمن صاحب کے ہاں سے ملتی چلی آئی ہے۔ یہ گولیاں ... کی بنی ہیں ... برابر ہیں۔ ... قیمت ۱۲ گولیوں کی ڈبیہ ۵ ... ایک روپیہ ... محصولڈاک ...

درد اور بیائی درد کی دوا

بیائی درد لفظ میں بیان ہو جاتا ہے۔ یہ دوا لفظ میں سکو پائی کر رہا ہو درد پیدا جیسے ... رگوں میں لہریں ... ہوتا اس دوا سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ درد وغیرہ نصف ... ہو تو دور ہو جاتا ہے۔ اسلئے ہر خاص و عام کو اس دوائی کا پاس رکھنا لازم ہے قیمت ۱۰ گولیوں کی چھ آنہ ... محصولڈاک ایک ٹکٹ سے چھ ڈبیہ تک چھ آنہ ...

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۸۶ء

پُرفضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں۔

شرح۔ خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر وہ طالب العلم ہی خانہ انجے ہوں سعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گردول وکریم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا للعہ سے ما عہ گردول للعہ

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب سکول ہذا سے خط و کتابت کریں۔

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پُرانا فنڈ ہے۔ اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۰ برس میں اس فنڈ نے ۵۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً اوسط لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آ چکے ہیں جس حساب سے اب بنک میں ۳۴ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے اور نئے پراسپیکٹس دار دو انگریزی منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں۔

دستور العمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک　۲ر

ہندوستان و پنجاب　معہ

غیر ممالک سے　ہے

قیمت ہر حالات میں پیشگی لی جائیگی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں	سے	صہ	ہے
چوتھائی	صہ	ہے	للعہ
نصف کالم	ہے	للعہ	سعہ
پورا کالم	للعہ	دعہ	سعہ
پورا صفحہ	للعہ	سہ	۱

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ: مضمون نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

پادری ای-ایم- وہیری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نورافشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام دائی برادرز چھپا۔